رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

(آنکھوں دیکھا حال)

www.KitaboSunnat.com

مرتب: خلیل الرحمٰن چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق **خلیل الرحمن چشتی** محفوظ ہیں

نام کتاب	:	رسول اللہ ﷺ کا حج۔آنکھوں دیکھا حال
مرتب	:	خلیل الرحمٰن چشتی
کمپوزنگ	:	محمد حمزہ فارس
پہلا ایڈیشن	:	اگست2019ء
صفحات	:	
قیمت	:	

ملنے کے پتے

1۔ خلیل الرحمٰن چشتی E-11، اسلام آباد فون نمبر: 0346-500-2504

2۔ مکتبہ علوم اسلامیہ، نزد مدرسہ فرقانیہ گلی نمبر10، برنس روڈ کراچی۔
فون نمبر 0321-3854-0969,0305-243-7266,0321-386-4759

3۔ ادارۂ معارف اسلامی D-35 ,Block 5، فیڈرل B ایریا، کراچی۔
فون نمبر: 0321-384-4511,0321-378-4162,021-3634-9840

4۔ دارالکتب السلفیہ، اقراء سینٹر، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار، لاہور
فون نمبر: 042-3736-1505,0331-433-4800

5۔ مکتبہ تحریک محنت، ٹی ٹی روڈ واہ کینٹ، پاکستان فون نمبر: 051-453 5334

6۔ البلاغ۔18 عدنان پلازہ، جی نائن مرکز، اسلام آباد فون نمبر 051-222-4146/47
البلاغ۔16 شالیمار سینٹر ایف ایٹ مرکز، اسلام آباد فون نمبر: 051-228-1420
البلاغ۔LG-5 لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ، گلبرگ، لاہور فون نمبر: 042-3571-7842/3
البلاغ۔LG-6 لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ، گلبرگ، لاہور فون نمبر: 042-3571-7842/3
البلاغ۔ اپل چوک، نزد بیریئر نمبر3، شاہ ولی کالونی، واہ کینٹ فون نمبر: 051-454-1148

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

1	ابتدائیہ	7
2	رسول اللہ ﷺ کا حج ایک نظر میں	8
3	حج کی فرضیت	12
4	حج اور عمرے کی فضیلت	13
5	میقات اور حدودِ حرم	14
6	رسول اللہ ﷺ کا حج (آنکھوں دیکھا حال)	16
7	مدینے سے سفر کا آغاز	17
8	ذوالحلیفہ آمد	17
9	حج کی نیت اور دُعا	18
10	تلبیہ	19
11	روحاء آمد	19
12	شکار کے احکامات۔Zebra کا شکار	20
13	اُثَایَۃ آمد	21
14	عرج آمد۔ملازم کو سزا	21
15	اَبوَاء آمد	21
16	سَرِف (وادیٔ فاطمہ) آمد۔حضرت عائشہؓ کا حائضہ ہوجانا	22
17	ذِی طُویٰ میں رات بسر کی، صبح غسل کیا۔	22
18	حج میں تعذیبِ نفس یعنی خواہ مخواہ خود کو تکلیف دینا جائز نہیں۔	23
19	رسول اللہ ﷺ کا عمرہ	23
20	حجرِ اسود کے بارے میں چار سنتیں	24
21	رکن یمانی کے بارے میں چار سنتیں	24
22	طواف	24
23	رمل	25

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

24	اضطِباع	25
25	آپ ﷺ کا سواری پر طواف	25
26	طواف کے بعد دو رکعت نماز	26
27	صفا اور مروہ کے درمیان سعی	26
28	کوہ صفا کی چوٹی پر تکبیر اور دُعائیں	26
29	کوہ مروہ کی چوٹی پر تکبیر اور دُعائیں	27
30	حج قران کرنے والے صحابہؓ	27
31	حج تمتع کرنے والے صحابہؓ	28
32	حج سے پہلے حَجُون (مکہ) میں چار دن قیام	29
33	آٹھویں ذی الحجہ (یَومُ التَّروِیَہ)	29
34	نویں ذی الحجہ جمعہ	29
35	حضرت عائشہؓ حیض سے پاک ہو جاتی ہیں	29
36	جاہلیت کی رسم کا خاتمہ	30
37	رسول اللہ ﷺ کی عَرَفات میں آمد	30
38	خطبہٗ عَرَفات۔خطبہٗ حَجَّۃُ الوَدَاع. رسول اللہ ﷺ کا پہلا خطبہ	30
39	لباس اور جوتوں کے احکام	31
40	عَرَفات میں ظہر اور عصر کی قصر نمازیں ملا کر پڑھیں	31
41	وقوف عَرَفات اور عَرَفات کی دُعا	32
42	غیر حاجی عَرَفات کا روزہ رکھ سکتا ہے۔حاجی عَرَفات کا روزہ نہ رکھے	32
43	مُزدَلِفَۃ روانگی	32
44	تکمیل دین کی آیت کا نزول	33
45	مُزدَلِفَۃ آمد	33
46	دسویں ذی الحجہ (یَومُ النَّحر)۔حج اکبر اور حج اصغر	34
47	مُزدَلِفَۃ میں مَشعَرِ حَرَام کے پاس آمد اور دُعا	34
48	خواتین اور کمزور لوگوں کے لیے رخصت	34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

49	غلو سے بچنے کا حکم	35
50	دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں آمد	35
51	دسویں ذی الحجہ کے چار اعمال کی مسنون ترتیب	35
52	چار اعمال کی ترتیب میں تقدیم وتاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں	36
53	حرج کی تعریف	36
54	دسویں ذی الحجہ کو رمیٔ جمار اور تلبیہ کا اختتام	36
55	سوال وجواب کی نشست	37
56	دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کا دوسرا خطبہ	37
57	منیٰ میں قربانی	38
58	منیٰ میں بال کٹوانا۔بالوں کی تقسیم	38
59	دسویں ذی الحجہ کو طواف اِفاضہ	39
60	منیٰ میں قصر نمازیں (دو دو رکعت)	39
61	اہل مکہ نے بھی منیٰ میں قصر نمازیں پڑھیں	40
62	گیارہ ذی الحجہ کی رمی اور اللہ کا ذکر	40
63	گیارہ ذی الحجہ کو بھی رسول ﷺ نے رمی کی	41
64	بارہ ذی الحجہ کو رسول اللہ ﷺ کا تیسرا خطبہ	41
65	تیرہ ذی الحجہ کی رمی	42
66	منیٰ سے خیف بنی کنانہ (مکہ) کی طرف روانگی	42
67	واپسی کے سفر کا آغاز۔چودہ ذی الحجہ کی مصروفیات	43
68	حضرت عائشہ کا عمرہ	43
69	پندرہ ذی الحجہ کو طواف وداع	43
70	مدینۂ منورہ واپسی	44
71	نابالغ بچے کا حج	44
72	مدینہ واپسی پر دُعا	45
73	ذوالحلیفہ میں واپسی پر دوسرا راستہ اختیار کیا	45

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

74	رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت	46
75	وقف کردہ اونٹ پر حج	46
76	حج بدل	46
77	بوڑھے والد کی طرف سے حج	46
78	نذر کی تکمیل۔ والدہ مرحومہ کی طرف سے حج بدل	47
79	حج بدل کی شرائط	47
80	عورت کا جہاد، حج مقبول ہے	47
81	نقشہ حدودِ میقات اور نقشہ حدودِ حرم	48
82	رسول اللہ ﷺ کے سفرِ حج کا راستہ	49

............❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖............

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ، وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ، وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ، اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا . اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ ، وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا ، وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ" وَ کُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ" ، وَ کُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ .

حج کا سفر ایک عظیم روحانی سفر ہے، جو ایک مالی عبادت بھی ہے اور ایک بدنی عبادت بھی۔ حج مبرور، یعنی نیکیوں والے حج کے کیا کہنے! یہ سعادت کسی کو نصیب ہو جائے تو اُس کے سارے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اس ناچیز کو اللہ تعالیٰ نے 1,397 ہجری میں (مطابق نومبر 1,977ء) یہ توفیق عطا فرمائی کہ اُس کے گھر کی طرف کا ارادہ کروں۔ میری عمر 25 سال تھی اور اُس وقت میں وینکوور، کینیڈا میں مقیم تھا۔ علم ذرا نہ تھا۔ زیادہ کتابیں بھی میسر نہ تھیں۔ مولانا یوسف اصلاحی کی کتاب "آسان فقہ" مل گئی۔ میں نے اس کتاب کو پوری طرح چاٹ لیا۔ کئی مرتبہ پڑھا۔ حنفی فقہ کے مطابق پہلا حج ہوا۔

پھر 1980ء میں مجھے سعودی عرب میں ملازمت مل گئی۔ کویت اور بحرین کے دورے ہونے لگے۔ اس دوران میں کئی مرتبہ حج و عمرہ کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ عربی زبان سے دلچسپی بڑھتی رہی۔ علماء کی صحبت سے فیض یاب بھی ہوتا رہا اور قرآن و سنت کے راست مطالعے کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔ اب معاملہ مختلف تھا۔ 1978ء ہی سے یہ بات دل میں بیٹھ گئی کہ فقہی جمود سے باہر نکل کر، صحیح اور ثابت شدہ حدیثوں کی روشنی میں سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کا راستہ ہی قابلِ ترجیح اور قابلِ اعتماد ہے۔

پھر یوں ہوا کہ چالیس سال بعد 1,437 ہجری میں (مطابق ستمبر 2016ء) دوبارہ حج کرنے کی خواہش بیدار ہوئی۔ اب کی بار میں نے سوچا کہ حج اور عمرہ سے متعلق تمام آیاتِ قرآنی کا مطالعہ کیا جائے اور احادیث کی معتبر کتابوں سے مواد اکٹھا کیا جائے۔ عمر کے اس آخری حصہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک سنت کا پاس و لحاظ کیا جائے۔ چنانچہ پانچ چھ مہینے پہلے سے ہی کمر بستہ ہو گیا۔ اسی زمانے میں امریکہ میں مقیم مولانا عبداللہ دانش کا ایک چھوٹا اور مختصر سا رسالہ ہاتھ لگا، جس میں رسول اللہ ﷺ کے حج کا مختصر احوال تھا۔ مجھے یہ چیز بہت اچھی لگی، اگر چہ کہ اس میں حوالے موجود نہیں تھے۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اس طرز پر کوئی کتاب ترتیب دوں، جس میں نقشہ جات بھی ہوں۔ سفر کا آنکھوں دیکھا حال بھی ہو۔ سیرت اور فقہ کا امتزاج ہو۔ اشخاص و احکام کا مختصر تعارف بھی ہو۔ لوگوں کے لیے سنتِ رسول ﷺ کی روشنی میں رہنمائی بھی ہو۔ سہولتوں اور آسانیوں کا تذکرہ بھی ہو اور ذکرِ الٰہی اور تقویٰ کی نصیحت بھی ہو، جس کی طرف قرآن مجید نے بار بار رہنمائی کی ہے۔ احادیث کے مکمل حوالے بھی ہوں، تا کہ محبت رسولؐ کی روشنی میں اتباعِ رسولؐ کا یہ خوشگوار سفر شدتِ شوق اور وفورِ الفت کے ساتھ طے ہو جائے۔ چنانچہ یہ کتابچہ تیار ہو گیا اور میرے لیے حج کے سفر میں ممد و معاون بن گیا۔

اب تین سال بعد 2019ء میں اس رسالے کی اشاعت کا موقع ہاتھ آیا۔

اہلِ علم سے درخواست ہے کہ وہ غلطیوں سے اس ناچیز کو آگاہ فرمائیں، تا کہ اصلاح کی جا سکے۔

9 ذوالحجہ 1440ھ
10 اگست 2019ء

طالب دعائے خیر
خلیل الرحمن چشتی
اسلام آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا حج۔ ایک نظر میں

مدینہ سے روانگی:

25 ذوالقعدہ۔ 10 ہجری۔ بروز ہفتہ۔ مسجدِ نبوی میں نمازِ ظہر (چار رکعت) ادا کی۔

ذُوالحُلَیفَة آمد:

ذُوالحُلَیفَة پہنچے۔عصر، مغرب اور عشاء پڑھی۔ ذُوالحُلَیفَة میں رات بسر کی۔

26 ذوالقعدہ۔ 10 ہجری۔ بروز اتوار۔

ذُوالحُلَیفَة میں نمازِ فجر ادا کی۔ظہر کی دو رکعت قصر (صرف دو رکعت) پڑھی۔احرام باندھا۔

ایک ہفتے کا سفر

26 ذوالقعدہ، 10 ہجری۔ بروز اتوار۔

27 ذوالقعدہ، 10 ہجری۔ بروز پیر۔

28 ذوالقعدہ، 10 ہجری۔ بروز منگل۔

29 ذوالقعدہ، 10 ہجری۔ بروز بدھ

یکم ذوالحجہ، 10 ہجری۔ بروز جمعرات

2 ذوالحجہ، 10 ہجری۔ بروز جمعہ

3 ذوالحجہ، 10 ہجری۔ بروز ہفتہ

ذُوالحُلَیفَة سے مکے تک سفر کا آغاز کیا۔

ذُوالحُلَیفَة : مدینۂ منورہ کے جنوب مغرب میں 9 کلومیٹر کے فاصلے پر "وادیٔ عقیق" کی سرحد پر واقع ہے۔یہ اہلِ مدینہ کے لیے میقات ہے۔

رَوحَاء، رُوَیثَة، اُثَایہ، عرج، بدر، ابواء، وَدّان، قُدَید، عُسفَان اور سَرِف (وادیٔ فاطمہ) سے ہوتے ہوئے ذِی طُویٰ (مکہ) پہنچے۔

رَوحَاء: مدینے اور بدر کے درمیان ایک بستی ہے۔مدینے سے 40 میل دور۔

اُثَایہ : رَوحَاء اور بدر کے درمیان ایک بستی ہے۔

عَرج: مدینۂ منورہ سے 90 میل (144 کلومیٹر) دور ایک بستی ہے۔ یہ رَوحَاء اور بدر کے درمیان واقع ہے۔

سَرِف: عُسفَان اور مکہ کے درمیان، وادی فاطمہ میں ایک جگہ ہے، جو حُدَیبِیَّة (شُمَیسی) کے قریب ہے۔

شُمَیسی: جدہ اور مکہ کے درمیان میں حدودِ حرم میں سے ایک ہے۔

مکہ آمد:

3 ذوالحجہ۔10 ہجری۔بروز ہفتہ۔ ذی طُویٰ (آبار زاہر) میں رات بسر کی۔

ذی طُویٰ (آبار زاہر):	آج کل یہ شہرِ مکہ کا ایک محلّہ جَروَل ہے۔ یہ مکہ کا شمال مغربی اور اُونچا حصہ ہے۔ ذِی طُویٰ، تَنعِیم اور حَجُون کے درمیان، حرمِ کعبہ سے تین تا چار کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا عمرہ:

4 ذوالحجہ۔10ہجری۔بروزاتوار۔مکہ پہنچے۔عمرہ ادا کیا۔سب سے پہلے طواف کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، لیکن احرام نہیں اُتارا، کیونکہ آپ ﷺ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے آئے تھے۔آپ ﷺ نے حج قران کیا۔

4 ذوالحجہ۔بروز پیر۔ عمرہ ادا کیا۔

عمرہ ادا کرنے کے بعد، حَجُون (مکے کا ایک محلّہ) میں چار دن تک قیام کیا۔ (بخاری:1,545)

حَجُون میں چار روزہ قیام:	حَجُون مکہ کے شمال مغربی بالائی علاقے میں ایک محلّہ ہے۔ خانۂ کعبہ اور مسجدِ عائشہؓ (تنعیم) کے درمیان واقع ہے۔ حرم کعبہ سے تین چار کلومیٹر دور ہے۔
4 ذوالحجہ۔ بروزاتوار۔ 5 ذوالحجہ۔ بروز پیر۔ 6 ذوالحجہ۔ بروز منگل۔ 7 ذوالحجہ۔ بروز بدھ۔	عمرہ ادا کرنے کے بعد اِن چار دنوں میں خانۂ کعبہ نہیں گئے۔ کوئی نفل طواف نہیں کیا۔ حَجُون ہی میں نمازِ قصر ادا کرتے رہے۔

منیٰ کی طرف روانگی:

8 ذوالحجہ۔10ہجری۔بروز جمعرات۔ یَومُ التَّروِیَة۔

حَجُون سے براہ راست (خانۂ کعبہ گئے بغیر ہی) منیٰ روانہ ہوئے۔

منیٰ میں ظہر، عصر، (دو دو رکعت) مغرب اور عشاء (تین اور دو رکعت) کی نمازیں قصر ادا کیں۔

9 ذوالحجہ۔10ہجری۔بروز جمعہ۔یوم عرفات۔منیٰ میں نمازِ فجر ادا کی۔

عرفات کی طرف روانگی:

9 ذوالحجہ کو نمازِ فجر پڑھ کر منیٰ سے سیدھے عرفات کی طرف روانہ ہوئے۔

(راستے میں مُزدَلِفَة میں قیام نہیں کیا)

عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع اور قصر (اکٹھے) پڑھیں۔(دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر)

عرفات میں خطبہ دیا۔

غروبِ آفتاب کے بعد، مغرب کی نماز پڑھے بغیر (معمول کے خلاف) مُزدَلِفَة کی طرف روانہ ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُزدَلِفَة کی طرف روانگی:

غروبِ آفتاب کے بعد، مُزدَلِفَة کی طرف روانہ ہوئے۔

مُزدَلِفَة پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھے ادا کیں۔(تین رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء)

مُزدَلِفَة سے منیٰ کی طرف روانگی:

10 ذوالحجہ۔10 ہجری۔ بروز ہفتہ۔ یومُ النَّحر۔

مُزدَلِفَة میں فجر کی نماز (معمول کے خلاف) اول وقت میں ادا کی اور مَشعَرِ حرام کی طرف روانہ ہوئے۔

مَشعَرِ حرام کے پاس دُعائیں کیں۔ وہاں سے منیٰ کی طرف آگے بڑھے۔

منیٰ میں آمد:

(1) منیٰ پہنچے۔ ضحیٰ (چاشت کے وقت) صرف جمرہ عقبہ پر رمی کی۔ (صحیح مسلم:3,141)

(2) منیٰ میں قربان گاہ کے پاس آکر قربانی کی۔

(3) بال منڈوائے۔ احرام اُتار کر غسل کیا۔ اور مکہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

منیٰ سے مکہ اور مکہ سے منیٰ واپسی:

(4) مکہ پہنچ کر صرف طواف افاضہ کیا۔ (صفا مروہ کے درمیان سعی نہیں کی، کیونکہ آپ ﷺ نے حج قران کیا تھا۔)

حج قران کرنے والوں کے لیے ایک سعی اور تین طواف (طوافِ قدوم وعمرۃ، طوافِ افاضہ اور طوافِ وداع) کافی ہیں۔

طواف کرنے کے بعد دوبارہ، مکہ سے منیٰ واپس پہنچے۔ منیٰ میں خطبہ دیا۔

منیٰ میں قیام:

طوافِ افاضہ سے واپسی کے بعد 10 (ہفتہ)، 11 (اتوار)، 12 (پیر) اور 13 ذوالحجہ (منگل) کو منیٰ ہی میں قیام کیا۔

اس دوران میں تمام نمازیں قصر ادا کیں۔

11 ذوالحجہ۔ 10 ہجری۔ بروز اتوار۔

- دوپہر میں زوالِ آفتاب کے بعد، تینوں جمرات پر رمی کی۔

12 ذوالحجہ۔ 10 ہجری۔ بروز پیر۔ سورۃ النصر نازل ہوئی۔ یَومُ الرُّؤُوس کو منیٰ میں خطبہ دیا۔ (ابوداود)

- دوپہر میں زوالِ آفتاب کے بعد، تینوں جمرات پر رمی کی۔

13 ذوالحجہ۔ 10 ہجری۔ بروز منگل۔ منیٰ سے براہ راست، مکہ کی طرف روانگی۔

- دوپہر میں زوالِ آفتاب کے بعد، تینوں جمرات پر رمی کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منیٰ سے مکہ کی طرف روانگی:

13 ذوالحجہ۔10ہجری۔بروزمنگل۔منیٰ سے براہ راست، مکہ کی طرف ہوئے۔

مکہ کے بالائی حصے وادی مُحَصَّب (اَبطح) میں قیام کیا، جسے خَیف بَنی کِنانہ کا علاقہ بھی کہتے ہیں،

تاکہ مدینہ منورہ لوٹنے میں آسانی ہو۔ (صحیح بخاری:1,765)

مُحَصَّب (اَبطح)	مُحَصَّب شہر مکہ کا شمال مشرقی حصہ ہے۔(یادرہے کہ مکہ آمد پر آپ ﷺ نے شمال مغربی علاقے حَجُون میں قیام کیا تھا اور واپسی میں شمال مشرقی علاقے مُحَصَّب میں قیام کیا۔ یہ مقام بھی حرمِ کعبہ سے تین چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے)

وادئ مُحَصَّب (اَبطح) میں آمد:

14 ذوالحجہ۔ 10ہجری۔بروزبدھ۔

وادئ مُحَصَّب (اَبطح) میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ (صحیح بخاری:1,756,1,764)

نمازِ عشاء کے بعد آرام کیا اور سو گئے۔

طوافِ وداع:

15 ذوالحجہ۔ 10ہجری۔بروزجمعرات۔

صبح سویرے اُٹھ کر خانہ کعبہ کا رخ کیا۔ وداعی طواف کیا۔ (صحیح بخاری:1,756,1,764)

رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ سے دوبارہ وادئ مُحَصَّب (اَبطح) میں اپنی قیام گاہ پہنچے۔

اِس دوران حضرت عائشہؓ نے تنعیم جا کر احرام باندھا۔ خانہ کعبہ پہنچ کر عمرۃ کیا اور پھر مدینہ روانگی کے لیے رسول اللہ ﷺ سے مل گئیں۔

وادئ مُحَصَّب (اَبطح) سے مدینہ منورہ کی طرف روانگی:

طوافِ وداع کے بعد آپ ﷺ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

............❖❖❖............

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج کی فرضیت اور فضیلت

حج کی فرضیت:

رمضان 8 ہجری میں مکہ فتح ہوا۔ تین مہینے بعد حج ہوا، لیکن یہ جاہلیت ہی کے طریقے پر ہوا۔

اگلے سال 9 ہجری میں حج فرض کیا گیا۔
آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں میں اعلان کرا دیا گیا کہ آئندہ سے کوئی مشرک حدودِ حرم میں داخل ہو سکے گا نہ حج کر سکے گا اور نہ برہنہ طواف ہی کیا جا سکے گا۔

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴾
"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اِس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔" (آل عمران:97)

آپ ﷺ نے یہ گوارہ نہیں فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ حج کیا جائے۔ چنانچہ اگلے سال 10 ہجری میں حج فرمایا۔

10 ہجری میں حج سے پہلے آپ ﷺ نے اعلانِ عام کرا دیا کہ آپ ﷺ حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں، چنانچہ ایک خلقتِ عظیم مدینہ میں جمع ہوگئی۔ ہر شخص خواہش مند تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ حج کرے اور آپ ﷺ کی طرح ہر عمل کرے۔ (صحیح مسلم:2,950)
ہفتہ ذوالقعدہ 10 ہجری کی 25 تاریخ تھی۔ آپ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ میں نماز ظہر چار رکعت پڑھائی۔ (صحیح بخاری:1,546)

حج زندگی میں صرف ایک بار ہے:

زندگی میں صرف ایک بار حج فرض ہے۔ حضرت اقرع بن حابسؓ کے سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا:
﴿ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً ، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ ﴾
"بلکہ صرف ایک بار ہے، البتہ جو زیادہ حج کرے گا، وہ اضافی نیکی ہوگی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج اور عمرے کی فضیلت:

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَن اَتیٰ ھٰذا البیتَ فَلَم یَرفُث وَلَم یَفسُق، رَجَعَ کَمَا وَلَدَتہُ اُمُّہ﴾

"جو شخص بھی اللہ کے اس گھر کے پاس پہنچتا ہے اور جنسی گفتگو اور نافرمانی کے کاموں سے بچتا ہے،

وہ اِس طرح اپنے گھر لوٹے گا جس طرح اُس کی ماں نے اُس کو آج ہی جنم دیا ہو۔" (صحیح مسلم:3,291)

یعنی حج کے ذریعے گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہونے کے لیے یہ بنیادی شرائط ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ، فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ، وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾

"حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں۔ جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے، اسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔" (البقرۃ:197)

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿العُمرَۃُ اِلَی العُمرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِمَا بَینَھُما، وَالحَجُّ المَبرُورُ لَیسَ لَہُ جَزاءٌ اِلَّا الجَنَّۃ﴾ (صحیح مسلم:3,289)

"ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ، درمیانی دور کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ نیکیوں والے حج کا ثواب، جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں۔"

............❖❖❖............

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میقات اور حدودِحرم

میقات وہ مقام ہے، جہاں سے عمرہ یا حج کرنے والا احرام باندھتا ہے۔مشہور مقامات یہ ہیں۔

1۔ اہلِ مدینہ کے لیے میقات، ذُوالحُلَیفَة ہے، جو مدینے سے چھ میل (9 کلومیٹر) دور واقع ہے۔(صحیح بخاری:1,522,1,528)

2۔ شام اور مصر سے آنے والوں کے لیے میقات، جُحفَة یا مُهیعَة ہے، جو رابغ کے نزدیک مکے سے 190 کلومیٹر دور واقع ہے۔

3۔ مشرقی علاقے نجد سے آنے والوں کے لیے میقات،قرنُ المنازل ہے، جو مکہ سے 90 کلومیٹر دور واقع ہے۔(صحیح بخاری1,522,1,528)

4۔ جنوبی علاقوں سے آنے والوں کے لیے میقات، یلملم (سَعدِیّہ) ہے، جو مکہ سے 50 کلومیٹر دور واقع ہے۔(صحیح بخاری:1,529)

5۔ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ عراق کے لیے ذاتِ عرق کی میقات مقرر کی۔ (ابو داود:1,739,1,742)

حضرت عمر فاروقؓ کا اجتہاد:

جب عراق کے شہر کوفہ اور بصرہ آباد ہوئے تو لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اہلِ نجد کے لیے میقات،قرن المنازل ہے،لیکن وہ ہمارے راستے سے ہٹ کر ہے،جس سے ہمیں دشواری ہوتی ہے،

تب آپؓ نے فرمایا:

﴿فَانظُرُوا حَذوَهَا مِن طَرِیقِکُم ، فَحَدَّ لَهُم ذَاتَ عِرقٍ﴾ (صحیح بخاری:1,531)

"اپنے راستے کے متوازی مقام پر نظر ڈالو! پھر اُس کے بعد آپؓ نے اُن لوگوں کے لیے ذاتِ عرق کو میقات قرار دیا۔"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کو حدیث کا علم نہیں تھا، لیکن اِن کا اجتہاد رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے عین مطابق ہوگیا۔

حدودِحرم:

خانۂ کعبہ کے اطراف دو دائرے ہیں۔ بڑا اور خارجی دائرہ "میقات" کہلاتا ہے، جہاں سے حاجی احرام باندھتے ہیں اور جہاں سے احرام کی پابندیوں کا آغاز ہوجاتا ہے۔داخلی چھوٹا دائرہ حدودِحرم کا ہے۔حدودِحرم میں مسلمانوں کے لیے بہت سے پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مکہ کو محترم ٹھہرایا ہے۔ اس کے کانٹوں کی جھاڑیاں بھی نہیں کاٹی جاسکتیں۔ اِس کے شکار کو پریشان نہیں کیا جاسکتا۔ گری پڑی چیزوں کو اعلان کرنے والے شخص کے علاوہ، کوئی اور شخص اُٹھا نہیں سکتا۔(صحیح بخاری:1,587)

1۔ شمالی مقام تَنعِیم:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو حدودِحرم سے باہر جا کر مقامِ تنعیم سے احرام باندھنے کا حکم دیا تھا، کیونکہ یہ جگہ حرم سے زیادہ نزدیک ہے۔حرمِ کعبہ سے صرف سات (7) کلومیٹر دور واقع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں سے صرف وہ خواتین عمرے کے لیے احرام باندھ سکتی ہیں، جو حدودِ حرم میں آکر حضرت عائشہؓ کی طرح ناپاک ہو جائیں۔
یہاں سے مردوں کے لیے احرام باندھنے کی بات ہمیں قرآن یا کسی صحیح حدیث میں نہیں ملی۔

2۔ مغربی مقامِ حُدَیبِیَّة (شُمَیسِی):

جدہ کی جانب، حرمِ کعبہ سے صرف بائیس (22) کلومیٹر دور واقع ہے۔

3۔ شمال مشرقی مقامِ جِعِرَّانَة:

طائف کی جانب، شَرائعُ المُجَاهِدِین کے قریب حرمِ کعبہ سے صرف سولہ (16) کلومیٹر دور واقع ہے۔
فتحِ مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہیں سے احرام باندھا تھا۔

4۔ جنوب مشرقی عَرَفَات:

منیٰ اور مُزدَلِفَة بھی حدودِ حرم میں داخل ہیں، لیکن عرفات حدودِ حرم سے باہر ہے۔ حرمِ کعبہ سے صرف بیس (20) کلومیٹر دور واقع ہے۔

5۔ جنوبی مقام اِضَاءَةُ لِبن:

جنوب میں یمن کی جانب، حرمِ کعبہ سے صرف بارہ (12) کلومیٹر دور واقع ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا حج

(آنکھوں دیکھا حال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا حج۔ (آنکھوں دیکھا حال)

10 ہجری میں حج سے پہلے آپ ﷺ نے اعلانِ عام کرادیا کہ آپ ﷺ حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں، چنانچہ ایک خلقتِ عظیم مدینہ میں جمع ہوگئی۔ ہر شخص خواہش مند تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ حج کرے اور آپ ﷺ کی طرح ہر عمل کرے۔ (صحیح مسلم:2,950)

ہفتہ ذوالقعدہ 10 ہجری کی 25 تاریخ تھی۔ آپ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ میں نماز ظہر چار رکعت پڑھائی۔ (صحیح بخاری:1,546)

مدینے سے سفر کا آغاز:

بعد نمازِ ظہر آپ ﷺ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ اپنے جان نثاروں کے عظیم الشان ہجوم میں جا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، چاروں طرف انسان ہی انسان تھے۔ حد نظر تک انسانوں کا سمندر تھا۔ (صحیح مسلم:2,950)

مدینہ سے روانگی کے وقت آپ ﷺ نے سر میں تیل لگایا اور کنگھی کی، لباس زیب تن کیا۔ (صحیح بخاری:1,545)

آپ ﷺ نے گوند لگا کر اپنے لمبے بالوں کو جما لیا تھا (یعنی تَلبِید کر لی تھی)۔ (صحیح بخاری:1,540)

ذُوالحُلَیفَہ آمد:

مدینہ سے روانہ ہو کر "بابرکت" وادیٔ عقیق کے علاقے ذُوالحُلَیفَہ کے مقام پر پڑاؤ کیا۔

ذُوالحُلَیفَہ	ذُوالحُلَیفَہ مدینہ کے جنوب مغرب میں آٹھ نو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ (موجودہ نام آبیار علی)

اسی مقام پر ایک فرشتے نے آ کر آپ ﷺ سے کہا:

"اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیے۔ اور کہیے کہ میں نے حج میں عمرے کو بھی شامل کرنے کی نیت کر لی ہے۔" (صحیح بخاری:1,534)

25 ذوالقعدہ۔ 10 ہجری۔ ذُوالحُلَیفَہ میں۔

آپ ﷺ نے میقات ذُوالحُلَیفَہ پر نمازِ عصر دو رکعت قصر پڑھائیں۔ (صحیح بخاری:1,546,1,547)

نمازِ مغرب اور قصر نمازِ عشاء وہیں پڑھائیں۔ رات وہیں بسر کی۔ اگلے روز فجر اور قصر ظہر کی نمازیں پڑھائیں۔

آپ ﷺ کی ساری ازواج مطہراتؓ شریکِ سفر تھیں۔

آپ ﷺ نے غسل فرمایا:۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے ہاتھوں سے، آپ ﷺ کے بدن اور سر میں خوشبو لگائی۔ (صحیح بخاری:1,539)

حضرت عائشہؓ نے سب سے اعلیٰ قسم کی ذَرِیرَہ نامی خوشبو لگائی۔ (صحیح مسلم:2,828,2,829)

احرام کی حالت میں خوشبو کی چمک آپ ﷺ کے سر مبارک کی مانگ اور داڑھی مبارک میں دکھائی دے رہی تھی۔ (صحیح بخاری:1,536)

(آپ ﷺ نے خوشبو کے آثار کو باقی رہنے دیا، اسے دھویا نہیں)

خوشبو لگانے کے بعد آپ ﷺ نے اپنی تمام بیویوں کے پاس جا کر ملاقات کی، اور پھر احرام باندھ لیا۔ (صحیح مسلم:2,842 تا 2,844)

پھر آپ ﷺ نے لباس احرام (لنگی اور چادر) زیب تن کیا۔ نماز ظہر کی دو رکعت پڑھائیں۔ (صحیح مسلم:3,016)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ظہر کے دو فرض کے علاوہ، آپ ﷺ نے احرام کے لیے کوئی خصوصی نماز نہیں ادا کی، جیسا کہ عام لوگ سمجھتے ہیں۔)

حج کی نیت:

آپ ﷺ نے حج قران کی نیت فرمائی۔

آپ ﷺ کی نیت کے الفاظ یہ تھے۔ ﴿لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا﴾

"اے اللہ ! میں حج اور عمرہ کی غرض سے حاضر ہوں، حاضر ہوں" (صحیح مسلم:3,028)

حج میں اِخلاصِ نیت کی دُعا:

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: "نبی ﷺ نے ایک پرانے کجاوے پر اور ایک معمولی چادر اوڑھ کر حج کیا، جس کی قیمت چار درہم تھی، یہ چار درہم کے برابر بھی نہ تھی۔"

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اللّٰهُمَّ حِجَّةً" لا رِيَاءَ فِيهَا وَلا سُمْعَةَ﴾

"اے اللہ ! حج کی نیت ہے، اِس میں نمائش اور شہرت مقصود نہیں ہے۔" (ابن ماجہ:2,890،ضعیف)

یہ حدیث ضعیف ہے، لیکن شیخ البانیؒ نے اِسے السلسلہ الصحیحہ میں درج کیا ہے۔ دیکھئے۔ حدیث:2,617)

حج کی مشروط نیت:

حضرت مقدادؓ کی اہلیہ حضرت ضباعہ بنت زبیرؓ سے فرمایا:

"بیماری کی حالت میں تم مشروط نیت کر سکتی ہو کہ اے اللہ! میں وہاں احرام کھول دوں گی، جہاں تو مجھے روک دے گا۔" (صحیح مسلم:2,902)

چنانچہ وہ چل پڑیں اور اپنا حج مکمل کر لیا۔ (صحیح مسلم:2,905)

صحابہ کرامؓ نے بھی سر میں تیل لگایا، کنگھی کی۔ احرام باندھا۔ (صحیح بخاری:1,545)

ذُوالحُلَیفَة میں نماز کی جگہ ہی سے تَلبِیَه پڑھنا شروع کر دیا۔ (صحیح بخاری:1,541)

آپ ﷺ اپنی اونٹنی قَصوَاء پر سوار ہو گئے۔

ذُوالحُلَیفَة ہی میں اونٹنی کی سواری کے سیدھا کھڑے ہو جانے کے بعد آپ ﷺ نے تَلبِیَه کہا۔ (صحیح بخاری:1,546,1,552)

آپ ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر تَلبِیَه کہا۔ (صحیح بخاری:1,553)

ذُوالحُلَیفَة سے آگے ایک اُونچی گھاٹی بَیدَاء کے مقام پر آپ ﷺ اور صحابہؓ نے تَلبِیَه پڑھا۔ (صحیح بخاری:1,545)

رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا کہ حضرت موسیٰؑ وادی میں اُترتے ہوئے لبیک کہہ رہے ہیں۔ (صحیح بخاری:1,555)

اُونچی گھاٹی بَیدَاء کے مقام پر تحمید (الحمد لِلّٰہ)، تسبیح (سبحان اللّٰہ) اور تکبیر (اَللّٰہُ اکبر) کہی گئی۔ (صحیح بخاری:1,551)

حج کی نیت کا اعلان باواز بلند ضروری ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَیداء کے مقام پر بلند آواز سے تَلبِیَہ پڑھتے رہے۔(صحیح مسلم:3,016،صحیح بخاری:1,545)

حضرت جبریلؑ نے آکر پیغام دیا کہ بلند آواز سے تَلبِیَہ پڑھنا حج کا شِعار ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ:174/4)

صحابہ کرامؓ نے بھی بلند آواز سے تَلبِیَہ پڑھا۔ (صحیح بخاری:1,548)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے ہر سو نظر دوڑائی تو حدِ نگاہ تک پیدل اور سواروں کے قافلے دکھائی دے رہے تھے۔(صحیح مسلم:2,950)

آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ قربانی کے جانور پر سوار ہو جائے۔(صحیح بخاری:1,689)اِس طرح جاہلیت کی ایک رسم کا خاتمہ ہوگیا۔

تَلبِیَہ :

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

"میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں،

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

"میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، "میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں،

اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ

درحقیقت حمد و شکر کا حقدار صرف تُو ہی ہے۔ احسان و انعام تیری ہی عنایت ہے،

وَ الْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ (صحیح بخاری:1,550)

بادشاہی بھی صرف تجھے زیب دیتی ہے، تیری بادشاہی میں بھی کوئی شریک نہیں۔"

ذُوالحُلَیفَة مقام پر ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیوی حضرت اسماء بنت عُمیسؓ نے محمد بن ابی بکرؓ کو جنم دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:"غسل کرلو،(مضبوط کپڑا باندھ لو کہ خون نہ بہہ سکے،پھر احرام باندھ کر) تَلبِیَہ کہتے ہوئے حج کے لیے چل پڑو۔"
(صحیح مسلم:2,908,2,909)

رَوحَاء آمد:

مدینہ سے ذُوالحُلَیفَة اور پھر وہاں سے رَوحَاء پہنچے۔ رَوحَاء مدینے سے تقریباً 40 میل دور، مدینے اور بدر کے درمیان ایک بستی ہے۔

رَوحَاء مقام پر راستے میں ایک جنگلی گدھا ﴿حِمَارِ وَحشِی ﴾Zebra زخمی حالت میں دیکھا تو فرمایا:

"اِسے مت چھیڑو! شاید اس کا شکاری آجائے۔" بالآخر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ پہنچے(یہ حضرت زید بن کعب بہزیؓ تھے)۔اُنہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ اِسے اپنی مرضی سے استعمال کیجیے۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ اس کے گوشت کو سفر کے ساتھیوں میں تقسیم کردیں۔ (النسائی:2,820)

حضرت عیسیٰؑ بھی رَوحَاء کے مقام ہی سے حج و عمرہ کے لیے لبیک کہیں گے۔ (صحیح مسلم:3,030)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکار کے سلسلے میں قرآنی احکامات:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ (المائدہ:96)

"تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا، جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی اُسے کھا سکتے ہو اور قافلے کے لیے زادِ راہ بھی بنا سکتے ہو۔ البتہ خشکی کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو، تم پر حرام کیا گیا ہے۔ پس بچو اُس خدا کی نافرمانی سے جس کی پیشی میں تم سب کو گھیر کر حاضر کیا جائے گا۔"

حاجی خشکی کا شکار نہیں کرسکتا:

حاجی خشکی کا شکار نہیں کرسکتا۔ شکار کرنے والے کی معاونت بھی نہیں کرسکتا۔ شکاری کو اشارہ بھی نہیں کرسکتا۔ البتہ جو شخص احرام میں نہ ہو، وہ اپنی طرف سے شکار کر کے کسی حاجی کی خدمت میں گوشت پیش کرے تو حالتِ احرام میں موجود حاجی شکار کا گوشت کھا سکتا ہے۔

گاؤخر (Zebra) کا شکار اور رسول اللہ ﷺ کا تناول کرنا:

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حج کی نیت سے روانہ ہوئے تو صحابہ کرام بھی آپ کے ہمراہ نکلے۔ آپ نے ان میں سے کچھ لوگوں کو دوسرے راستے سے بھیج دیا۔ ان میں ابوقتادہؓ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

"تم سمندر کا کنارہ اختیار کرو حتی کہ ہم آملیں۔" وہ دریا کے کنارے کنارے چلتے رہے۔ جب وہ لوٹے تو ان سب نے احرام باندھ رکھا تھا، لیکن حضرت ابوقتادہؓ نے احرام نہیں باندھا تھا، راستے میں انہوں نے کئی ایک گاؤخر (Zebra حمار وحشی) دیکھے۔ حضرت ابوقتادہؓ نے اچانک ان پر حملہ کیا اور ایک ﴿حمار وحشی﴾ مادہ گاؤخر (Zebra) شکار کر لیا۔ ان کے ساتھی سواریوں سے اترے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے: ہم تو مُحرِم ہیں (حالتِ احرام میں ہیں)، کیا ہم اس طرح شکار کا گوشت کھا سکتے ہیں؟

پھر ہم نے اس مادہ گاؤخر کے گوشت سے کچھ بچا ہوا ٹکڑا لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ ابوقتادہؓ احرام کے بغیر تھے۔ ہم نے کئی ایک گاؤخر دیکھے تو ابوقتادہؓ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ گاؤخر کا شکار کر لیا۔ ہم اپنی سواریوں سے اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے خیال کیا کہ ہم مُحرِم ہو کر شکار کا گوشت کھا رہے ہیں؟

ہم اس میں سے کچھ بچا ہوا گوشت اپنے ساتھ اُٹھا لائے ہیں۔

آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا تم میں سے کسی نے ابوقتادہؓ کو حمار وحشی (Zebra) پر حملہ کرنے کے لیے کہا تھا؟

یا اُس کی طرف اشارہ کیا تھا؟" انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

تب آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا بچا ہوا گوشت کھالو۔" (صحیح بخاری:1,824، صحیح مسلم:2,853)

آپ ﷺ نے خود بھی یہ گوشت استعمال فرمایا۔ (صحیح مسلم:2,858)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُثَایَہ آمد:

آپ ﷺ رَوحاء سے عَرج کی جانب آگے بڑھے۔ جب رُوَیثَہ اور عَرج کے درمیان "اُثَایَہ" کے مقام پر پہنچے تو ایک ہرن کو درخت کے سائے میں سر جھکائے کھڑا دیکھا، جس کے جسم میں تیر پیوست تھا۔ ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کے گزر جانے تک اِس ہرن کی نگرانی کرو، تاکہ کوئی اسے نہ چھیڑے۔ (النسائی:2,820)

حالتِ احرام میں شکار کرنا جائز نہیں۔ شکار کا گوشت اُس وقت تک نہیں کھایا جاسکتا، جب تک یہ تسلی نہ ہو جائے کہ اسے غیر مُحرم نے شکار کیا ہے اور وہ خود آکر بتائے اور پیش کرے۔ اگر یہ شک ہو کہ مُحرِم کا شکار کردہ ہے، یا غیر مُحرِم کا، تو ایسی صورت میں بھی اُسے ہاتھ نہیں لگایا جاسکتا۔

عَرج آمد:

رسول اللہ ﷺ اُثَایَہ سے "عَرج" کے مقام پر پہنچے۔ آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا۔

عَرج:	عَرج مدینہ منورہ سے 90 میل (144 کلومیٹر) دور ایک منزل ہے۔ یہ رَوحاء اور بدر کے درمیان واقع ہے۔

حالتِ احرام میں لڑائی جھگڑا تو حرام ہے، لیکن جائز سزا دی جاسکتی ہے:

آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ساز و سامان ایک اونٹ پر تھا، جو حضرت ابوبکرؓ کے غلام کی نگرانی میں تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اپنے غلام کا انتظار کر رہے تھے کہ سامان خورد ونوش لے آئے۔ غلام آپہنچا، لیکن اُس کے ساتھ اونٹ نہیں تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا: اونٹ کہاں ہے؟ کہنے لگا: کل شام سے گم ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: تیرے ذمہ صرف ایک ہی اونٹ تھا اور اُسے بھی تو نہ سنبھال سکا۔ اسے مارنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا: اس مُحرِم کو دیکھو! یہ کیا کر رہا ہے؟ آپ ﷺ مسکراتے رہے۔ (ابوداود:1,818، ابن ماجہ:2,933)

معلوم ہوا کہ حالتِ احرام میں لڑائی جھگڑا تو حرام ہے، لیکن جائز سزا دی جاسکتی ہے۔

اَبوَاء آمد:

عَرج سے اَبوَاء پہنچے۔ اَبوَاء یا وَدّان کے مقام پر، حضرت صَعب بن جُثامہ لیثیؓ نے ایک حمار وحشی (Zebra) کا گوشت پیش کیا، جو شکار کیا گیا تھا، آپ ﷺ نے اُنہیں واپس کر دیا۔ اُن کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو فرمایا:

"میں حالتِ احرام میں ہوں۔" (صحیح مسلم:2,845)

احرام کی حالت میں حاجی اگر کسی شکار کو دیکھ کر ہنس پڑے تو کوئی مضائقہ نہیں، البتہ نہ تو وہ خود شکار کر سکتا ہے، نہ شکار میں تعاون کر سکتا ہے اور نہ شکار کی طرف اشارہ کر سکتا ہے، ورنہ ایسا شکار حالتِ احرام والے کے لیے ناجائز ہو جائے گا۔ (صحیح بخاری:1,824,1,825)

اگر شکار کرنے والا احرام میں نہ ہو اور وہ خود اپنے لیے شکار کر رہا ہو اور بعد میں اُس کا کچھ حصہ احرام والے کو دے تو وہ کھا سکتا ہے، جیسا کہ حضرت ابوقتادہؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت صَعب بن جُثامہ لیثیؓ نے غالباً اِسی نیت سے شکار کیا تھا کہ اُسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے، اِسی لیے آپ ﷺ نے یہ گوشت لینے سے انکار کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَرِف (وادئ فاطمہ) آمد:

آپ ﷺ کے سفر کی اگلی منزل "سَرِف" (وادی فاطمہ) تھی۔ یہ مکہ سے بہت قریب ہے۔

حضرت عائشہؓ کا حائضہ ہو جانا:

یہاں "سَرِف" پہنچے تو حضرت عائشہؓ کو حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں گئے تو انہیں روتا دیکھا تو پوچھا:
کیوں رو رہی ہو؟ ممکن ہے حیض آیا ہے؟ کہا: جی ہاں! فرمایا: یہ چیز تو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے۔
تم سارے اعمال اُسی طرح کرتی جاؤ، جس طرح دیگر حاجی کر رہے ہیں، البتہ صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔
شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ نصیب فرمائے۔ (یعنی پاک ہونے کے بعد طواف کر لینا)۔ (صحیح بخاری:1,560)

حج کو عمرہ کے ساتھ ملا دیا گیا:

اِس مقام "سَرِف" پر آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:
جو حاجی اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لایا، وہ چاہے تو حج کی نیت کو عمرہ میں بدل سکتا ہے (یعنی حج تمتع کر لے)۔ (صحیح مسلم:2,931)
(جس کے پاس قربانی کا جانور ہے، وہ ایسا نہ کرے، وہ حج مکمل ہونے تک حالت احرام میں رہے۔ یعنی حج قران کرے۔)

رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئے کیونکہ بعض صحابہؓ کو حج کے ساتھ عمرے کو بھی شامل کرنے پر پس و پیش تھا۔
فرمایا: میں بھی ایسا ہی کرتا، اگر میں اپنے ساتھ جانور نہ لاتا۔ یعنی حج تمتع کرتا۔ (صحیح مسلم:2,931)

مروہ کی پہاڑی پر حضرت سُراقہؓ بن مالک بن جُعشم المُدلجی نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ! (حج میں عمرے کو ملانے کی رعایت)
کیا یہ رعایت صرف اسی سال کے لئے ہے؟
فقال: ﴿ لا، بل ، لِأَبَدِ أَبَدٍ ﴾ فرمایا: "نہیں۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔"
(صحیح مسلم:3,044، صحیح بخاری:1,785,1,557)
اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں جوڑ کر فرمایا: "اِسی طرح آج کے بعد سے عمرہ، حج میں داخل ہو چکا ہے۔" (صحیح مسلم:2,905)
پھر رسول اللہ ﷺ "ذِی طُوىٰ" کے مقام پر پہنچے۔ (صحیح مسلم:3,013)
ذِی طُوىٰ میں رات بسر کی، صبح تک قیام کیا اور پھر دوسرے دن مکہ میں داخل ہوئے۔ (صحیح بخاری:1,547)

ذِی طُوىٰ	آج کل ذِی طُوىٰ کا یہ علاقہ مکہ کا ایک محلہ ہے۔ اس کا نام آبار زاھر ہے۔ وادئ بَطحَاء میں واقع ہے۔

رات وہیں بسر کی۔ یہ ہفتہ کی شام تھی۔ (صحیح مسلم:3,044)
رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ مکہ میں داخل ہوتے وقت بلند گھاٹی کَدَاء سے داخل ہوتے۔ (صحیح بخاری:1,576)
مکہ سے نکلتے وقت نشیبی گھاٹی سے باہر نکلتے۔ (صحیح بخاری:1,575,1,576) تاکہ دونوں وادیاں گواہی دیں۔
فتح مکہ کے سال، آپ ﷺ شمالی علاقے کَدَاء کی جانب سے مکہ میں داخل ہوئے اور جنوبی حصے کُدَی کی طرف سے مکہ سے باہر نکلے۔
(صحیح بخاری:1,578)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار ذی الحجہ: اتوار۔ ذِی طُوی میں آمد:

ذی الحجہ کی چار تاریخ تھی، اگلی صبح آپ ﷺ نے نمازِ فجر ذِی طُوی میں پڑھائی۔(صحیح مسلم:3,010)

اِحرام کی حالت ہی میں غسل:

آپ ﷺ نے (احرام کی حالت ہی میں) غسل فرمایا۔(صحیح بخاری:1,553) ذِی طُوی میں غسل کیا۔(صحیح مسلم:3,045)

غسل میں اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کے بالوں کو آگے پیچھے حرکت دی۔ (صحیح مسلم:2,889)

آپ ﷺ ذِی طُوی میں ٹھہرتے، رات بسر کرتے، نمازِ فجر پڑھتے اور غسل فرماتے۔(صحیح بخاری:1,573,1,574,1767)

مکے کے بالائی علاقے بطحاء میں نمازِ فجر ادا کی۔(صحیح مسلم:3,011)

وادی بطحاء ہی میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے آکر ملاقات کی۔وہ یمن سے آئے تھے۔اُنہیں حج تمتع کا حکم دیا۔(صحیح بخاری:1,559)

پھر مکہ شہر کی جانب روانہ ہوئے۔مسجد حرام میں ضحیٰ (چاشت) کے وقت داخل ہوئے۔

حج میں تعذیبِ نفس جائز نہیں:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا، جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "اسے کیا ہوا ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ اپنی جان کو تکلیف دے رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے۔"

آپ ﷺ نے اُس شخص کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر جائے۔ (صحیح بخاری:1,865)

پیدل حج کی نذر:

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میری بہن نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور مجھے حکم دیا کہ نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کروں، چنانچہ میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے حکم دیا:

"وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جائے۔" (صحیح بخاری:1,866)

یعنی اس طرح نذر بھی پوری ہو جائے گی، جسم کی اذیت رسانی سے بھی بچ جائیں گے۔سواری پر سفرِ حج آسان بھی ہو جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کا عمرہ:

پھر ذی طُوی سے حرم کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

4 ذوالحجہ کو آپ ﷺ نے طواف کیا اور سعی کی۔ (صحیح بخاری:1,545)

طواف سے پہلے وضو:

آپ ﷺ سب سے پہلے وضو کیا اور پھر طواف کیا۔(صحیح بخاری:1,614,1,615,1,641)

پہلے طواف کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا مروہ کے درمیان سعی کی۔(صحیح بخاری1,616,1,627,1,665)

(آپ ﷺ نے حرم میں داخل ہونے کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی، بلکہ سیدھے مطاف کا رُخ کیا۔حجرِ اسود کو بوسہ دے کر طواف کا آغاز کر دیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان آپ ﷺ نے یہ دُعا پڑھی۔

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (ابو داود:1,892)

حجرِ اسود کے بارے میں چار سنتیں:

1۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینا، مسنون ہے۔ (صحیح بخاری:1,611)

2۔ حجرِ اسود کو ہاتھ سے چھونا، مسنون ہے۔ (صحیح مسلم:2,950)

3۔ اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کرنا، سوار ہو کر چھڑی سے حجرِ اسود کو چھونا اور چھڑی کو بوسہ دینا بھی مسنون ہے۔ (صحیح بخاری:1,607)

آپ ﷺ طواف کے ہر چکر کے بعد جب حجرِ اسود پر پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے، یا اپنی چھڑی سے استلام کرتے، پھر چھڑی کو چوم لیتے، چھڑی کا سرا مڑا ہوا تھا۔ جسے عربی میں مِحجَن (Crosier) کہتے ہیں۔ (صحیح مسلم:3,073)

4۔ آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر حجرِ اسود کے سامنے آتے تو اِشارہ فرماتے۔ (صحیح بخاری:1,612)

اونٹنی پر سوار ہو کر حجرِ اسود کے سامنے اِشارہ کرتے ہوئے اللّٰہ اکبر کہنا مسنون ہے۔ (صحیح بخاری:1,613)

ہاتھ میں موجود کسی چیز سے حجرِ اسود کی طرف اِشارہ کرنا اور اللّٰہ اکبر کہنا مسنون ہے۔ (صحیح بخاری:1,632،1,613)

رسول اللہ ﷺ حجرِ اسود کا استلام کرتے اور بسم اللّٰہ و اللّٰہ اکبر کہتے۔ (مسند احمد)

رکنِ یمانی کے بارے میں چار سنتیں:

1۔ نبی ﷺ نے حجرِ اسود اور رکن یمانی کے استلام (ہاتھ سے چھونا) کو کبھی ترک نہیں کیا۔ (صحیح بخاری:1,606)

2۔ نبی ﷺ کو حجرِ اسود اور رکن یمانی کے علاوہ، کسی اور رکن کو استلام کرتے نہیں دیکھا گیا۔ (صحیح بخاری:1,609)

3۔ رکنِ یمانی کو صرف ہاتھ سے چھونا مسنون ہے۔ بوسہ نہیں لینا چاہیے۔

4۔ رکنِ یمانی کو چھو کر، ہاتھ کو بوسہ دینا بھی مسنون نہیں ہے۔

5۔ رکنِ یمانی کو چھوتے وقت بسم اللہ، یا پھر تکبیر کہنا بھی مسنون نہیں ہے۔

حجرِ اسود کے بارے میں حضرت عمرؓ کا قول:

حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک معمولی پتھر ہے۔ کوئی نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔“ (صحیح بخاری1,597,1,605,1,610)

رسول اللہ ﷺ کا طواف:

آپ ﷺ نے فرمایا:

”لوگوں کو کسی بھی وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے مت روکو! نماز پڑھنے سے مت روکو! دن ہو یا رات۔“ (ابوداود:1,894)

طواف کے بعد کی نماز، عصر کے بعد بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

آپ ﷺ طواف کے پہلے تین چکروں میں زرا اکڑ کر چلتے۔ (صحیح بخاری:1,603، صحیح مسلم:2,950) یعنی رَمَل کیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تا کہ کافروں پر رعب طاری ہو جائے۔ (صحیح بخاری:1,604)

تا کہ مشرکین پر مسلمانوں کی قوت کا مظاہرہ ہو۔ (صحیح بخاری:1,649)

رسول اللہ ﷺ کا رَمَل:

آپ ﷺ نے پہلے تین چکروں میں رَمَل کیا۔ (صحیح مسلم:3,051)

طواف کے اگلے چار چکروں میں معمول کی چال چلتے رہے۔ (صحیح بخاری:1,616،1,604،صحیح مسلم:2,950،3,053،3,051)

رسول اللہ ﷺ کا اِضطِباع:

آپ ﷺ نے پہلے تین چکروں میں اِضطِباع کیا۔ (ابوداود:1,883)

اِضطباع یعنی اپنے اوپر کی چادر کو یوں اوڑھا کہ ایک پلو دائیں کندھے کے نیچے سے گزارا، دائیں اور بائیں دونوں پلو بائیں کندھے پر رکھے۔ اور دایاں کندھا ننگا رکھا۔

رَمَل اور اِضطِباع صرف پہلے طواف ہی میں کیا جائے گا۔ طوافِ حج اور طوافِ وداع میں نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حجرِ اسود کو ایک بار چوما، اپنے ہونٹ مبارک اس پر رکھے اور دیر تک روئے۔ (حاکم)

سواری پر طواف کرنے کی غرض وغایت:

آپ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، اور مڑی ہوئی چھڑی سے حجرِ اسود کا استلام کیا، تا کہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ سکیں اور آپ ﷺ سے سوالات کر سکیں۔ (صحیح مسلم:3,075،3,074)

دورانِ طواف ضروری گفتگو بھی کی جا سکتی ہے اور ضروری نصیحت بھی کی جا سکتی ہے۔

دورانِ طواف ایک شخص دوسرے شخص سے بندھا ہوا تھا۔

آپ ﷺ نے رسی کاٹ دی، اور فرمایا: ﴿ قُدْ بِیَدِہٖ ﴾ "ہاتھ پکڑ کر چلو"۔ (صحیح بخاری:1,620)

معلوم ہوا کہ دورانِ طواف ضروری گفتگو بھی کی جا سکتی ہے اور ضروری نصیحت بھی کی جا سکتی ہے۔

آپ ﷺ نے طواف اور سعی کے بعد، عرفہ سے لوٹنے تک (طوافِ افاضہ تک) کوئی اور طواف نہیں کیا۔ (صحیح بخاری:1,625)

طوافِ قدوم کے بعد آپ ﷺ عرفات سے واپسی تک حرمِ کعبہ کے قریب نہیں گئے۔ (صحیح بخاری:1,545)

آپ ﷺ نے اپنے حج میں صرف تین طواف کیے۔

(1) 4 ذوالحجہ کو طوافِ قدوم یا طوافِ عمرۃ

(2) 10 ذوالحجہ کو طوافِ حج یا طوافِ زیارت یا طوافِ افاضہ

(3) 15 ذوالحجہ کو صبح کے وقت طوافِ وداع

حجِ قران کرنے والوں کے لیے، عمرہ اور حج دونوں کے لیے صرف ایک طواف کافی ہے۔ (صحیح بخاری:1,638،1,639)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طواف کے بعد دو رکعت نماز:

طواف کے بعد آپ ﷺ مقام ابراہیم کے پاس آئے تو قرآنِ مجید کی یہ آیت پڑھی:

﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ﴾ (البقرة:125) ''اس مقامِ ابراہیم کو مستقل جائے نماز بنالو۔''

پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ (صحیح مسلم:2,950)

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھی۔ (صحیح مسلم:2,950)

نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے پہلے آبِ زم زم پیا، پھر پانی سر پر بہایا۔

پھر دوبارہ حجرِ اسود کا استلام کیا۔(صحیح مسلم:2,950)

رسول اللہ ﷺ کی صفا اور مروہ کے درمیان سعی:

اور پھر آپ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔(صحیح بخاری:1,627)

رسول اللہ ﷺ کوہِ صفا کی چوٹی پر:

آپ ﷺ سیدھے کوہِ صفا کی طرف نکلے۔ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر یہ آیت پڑھی۔

﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ، وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ، فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرة:158)

''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو شخص حج یا عمرہ کرے، اُس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ اِن دونوں کے درمیان سعی کرے۔ پھر جو شخص اپنی خوشی سے اضافی نیکیاں کرے، وہ اُس کے لیے زیادہ بہتر ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قدردان عالم ہے۔''

پھر فرمایا: ﴿ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ ﴾

''میں (سعی کا آغاز اُسی پہاڑی صفا سے کرتا ہوں) جس کا ذکر اللہ نے (قرآن میں) پہلے کیا ہے۔''(صحیح مسلم:2,950)

آپ ﷺ کی کوہِ صفا پر دُعائیں:

صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر بیت اللہ پر نگاہ ڈالی۔

قبلہ رو ہو کر آپ ﷺ نے خدا کی کبریائی بیان کی یعنی اللّٰہ اکبر کہا پھر یہ کلمات پڑھے:(صحیح مسلم:2,950)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

''خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کا حق ہے، تعریف اور شکر کا وہی حقدار ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ،

وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے۔

اَنْجَزَ وَعْدَهٗ ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی۔ اس تنہا نے کافر لشکروں کو شکست دی۔"

اس دوران میں اور بھی دعائیں کیں۔ مندرجہ بالا کلمات کو تین (3) بار دہرایا۔ (صحیح مسلم:2,950)

کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا۔ (النسائی:2,974)

کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر بار بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا۔ (النسائی:2,976)

یہ کلمات پڑھ کر آپ کوہ مروہ کی جانب بڑھے۔ باوقار طریقے سے چلتے رہے۔

مَـیلَین اَخضَرَین کے درمیان آپ ﷺ تیز دوڑتے:

- کوہِ صفا سے اُتر کر بَـطن مَسِیل میں داخل ہوئے۔ یہ ایک نشیبی نالہ تھا۔ یہاں سے آپ ﷺ تیز دوڑتے۔ (صحیح بخاری:1,617)

(یہ نشیبی نالہ، آج کل مَـیلَین اَخضَرَین کہلاتا ہے۔ یہاں سبز لائٹیں ہیں۔ یہاں آپ ﷺ دوڑ کر چلے۔

مرد حضرات تیزی سے اسے حصے کو پار کریں، لیکن خواتین معمول کے مطابق ہی چلیں۔)

پھر آپ ﷺ عام رفتار سے آگے بڑھتے ہوئے کوہ مروہ کی چوٹی پر پہنچے۔ (صحیح مسلم:2,950)

- خواتین حیض کے دوران میں طواف کے علاوہ سارے کام کرسکتی ہیں۔ منیٰ، مُـزدَلِـفَـة، عرفات جاسکتی ہیں۔ (صحیح بخاری:1,652)
- خواتین حیض کے دوران بھی صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرسکتی ہیں۔ (صحیح بخاری:1,650) لیکن آج کل صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کو مسجد میں شامل کرلیا گیا ہے، لہٰذا ناپاک ہوتے ہی، خواتین کو مسجد سے باہر نکل جانا چاہیے۔

کوہ مروہ کی چوٹی پر تکبیر اور دُعائیں:

کوہِ مروہ کی چوٹی پر بھی وہی کلمات دہرائے، جو صفا کی چوٹی پر دہرائے تھے۔ (صحیح مسلم:2,950)

یہاں لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا۔ آپ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے، لیکن نہ کسی شخص کو دھکا دیا جاتا اور نہ کسی کو ڈانٹا جاتا۔ (صحیح مسلم:3,058)

سعی کے اختتام پر فرمایا:

"اگر میرے سامنے وہ بات ہوتی، جو بعد میں آئی تو میں قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اس احرام کو عمرہ سے بدل لیتا، لہٰذا جس کے پاس قربانی کی جانور نہیں، وہ احرام کھول کر حلال ہو جائے۔" (صحیح مسلم:2,950)

رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہؓ نے حج قِران کیا:

آپ ﷺ، حضرت علیؓ اور (دیگر صحابہؓ) نے (جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے، اور جنہوں نے حج قران کی نیت کی تھی) صرف ایک سعی کی۔

آپ ﷺ نے صفا و مروہ کے درمیان صرف ایک ہی بار سعی کی ہے۔ (صحیح بخاری:1,556)

آپ ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے فرمایا:

"چونکہ میں نے تَـلبِـیـد اور تَـقـلِـیـد کرلی ہے، یعنی اپنی بالوں کو گوند سے جما لیا ہے اور اپنے ساتھ لائے ہوئے جانوروں کو قلادہ پہنا دیا ہے، اس لیے اِن جانوروں کی قربانی تک حلال نہیں ہو سکتا۔" (صحیح بخاری:1,566,1,697)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک سعی کی۔ (صحیح مسلم 2,942,3,085,3,086)

بعض صحابہؓ نے حج تمتع کیا:

رسول اللہ ﷺ نے اُن صحابہؓ کو حج تمتع کا حکم دیا، جو اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہیں لائے تھے کہ وہ طواف کریں، سعی کریں، بال کتروائیں، اب اُن کے لیے بیوی، خوشبو اور ہر قسم کا لباس بھی حلال ہو گیا ہے۔ (صحیح بخاری:1,545)

عمرہ کی تکمیل کے بعد، حج تمتع کرنے والوں کے لیے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ (صحیح بخاری:1,564)

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کیے بغیر، حج تمتع کرنے والے بیوی کے قریب نہیں جاسکتے۔ (صحیح بخاری:1,624,1,646)

جن صحابہؓ نے مفرد حج کی نیت کی تھی، اُنہیں آپ ﷺ نے اپنی نیت کو حج تمتع میں تبدیل کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری:1,564)

جو لوگ قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہیں لائے تھے، ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ بھی احرام کھول کر حلال ہو جائیں۔ چنانچہ ایسے تمام لوگوں نے اپنے احرام کو اُتار دیا اور اپنے بال چھوٹے کروالیے۔ (صحیح مسلم:2,950)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو آپ ﷺ نے عمرہ کر کے احرام کھولنے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری:1,565)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حج تمتع کیا۔ (صحیح بخاری:1,559)

حضرت عمران بن حصینؓ نے بھی حج تمتع کیا۔ (صحیح بخاری:1,571)

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ بھی اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہیں لائی تھیں، چنانچہ اُنہوں نے بھی عمرہ کر کے اپنا احرام اُتار دیا۔ اُنہوں نے بھی حج تمتع کیا۔ (صحیح بخاری:1,561)

حج تمتع کرنے والے صحابہؓ کے لیے عمرے کے طواف اور سعی کے بعد، تمام چیزیں حلال ہو گئیں۔ (صحیح بخاری:1,085,1,564)

چار ذوالحجہ کو فرمایا: ”عمرے کی تکمیل کے بعد حلال ہو جاؤ۔ اب تم اپنی بیویوں کے پاس جاسکتے ہو۔“ (صحیح مسلم:2,943)

عمرے سے فراغت کے بعد صحابہ کرامؓ نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کی۔ (صحیح مسلم:2,944)

آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اگر پہلے معلوم ہوتا جس کا علم مجھے بعد میں ہوا تو میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ آتا (مکہ ہی سے خرید لیتا)۔ اگر میں جانور نہ لایا ہوتا تو اپنا احرام بھی کھول دیتا۔“ (میں بھی حج تمتع کرتا) (صحیح بخاری:1,651)

فرمایا: ”اگر میں قربانی کے جانور نہ لایا ہوتا تو میں بھی تم لوگوں کی طرح (حج تمتع کرتا)، خود وہ عمل کرتا، جس کا میں تم لوگوں کو حکم دے رہا ہوں، لیکن میرے لیے کوئی چیز اُس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی، جب تک کہ قربانی اپنے مقام تک نہ پہنچ جائے۔“ (صحیح بخاری:1,568,1,572)

حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ احرام نہ اتاریں۔ (یعنی وہ بھی حج قران کریں۔) (صحیح مسلم:2,950)

حضرت سراقہؓ بن مالک بن جعشم المدلجی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ رخصت حج کی نیت کو عمرہ میں بدلنے کی، اسی سال ہے؟ یا آئندہ کے لیے بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ رخصت و سہولت ہے۔ (صحیح بخاری:1,785,1,557)

- بعض صحابہؓ کو پس و پیش تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم نے تو حج کی نیت سے تلبیہ کہا تھا۔ اب ہم کیسے احرام اُتار کر حج تمتع کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِفْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ ﴾ "جو بھی میں حکم دے رہا ہوں، اُس پر عمل کرو۔" (صحیح مسلم:2,945)

رسول اللہ ﷺ کا حَجُون (مکہ) میں قیام:

4 ذوالحجہ کو عمرہ کرنے کے بعد، آپ ﷺ نے حَجُون میں چار دن تک قیام کیا۔ (صحیح بخاری:1,545)

آپ ﷺ عمرے کی تکمیل کے بعد واپس اسی مقام پر پہنچے۔ جہاں بیرون شہر مکہ (ذی طوی) آپ ﷺ نے ڈیرہ ڈالا تھا۔

یعنی اتوار کی صبح (چار ذی الحجہ) آپ ﷺ اس مقام پر آئے تھے۔ پیر، منگل، بدھ (پانچ، چھ اور سات ذی الحجہ) تک ٹھہرے رہے۔

اِن تمام ایام میں لوگوں کو قصر نماز پڑھاتے رہے، حالانکہ مکہ آپ ﷺ کی جائے پیدائش تھی، لیکن مدینہ منورہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔

آٹھویں ذی الحجہ (يَوْمُ التَّرْوِيَة):

آپ ﷺ جمعرات (آٹھ ذی الحجہ) کے روز دھوپ چڑھے، مسلمانوں کے ہجوم میں میدان منٰی کی طرف روانہ ہوئے۔

يَوْمُ التَّرْوِيَة (جانوروں کو سیراب کرنے کا دن) کو رسول اللہ ﷺ منٰی کی جانب روانہ ہوئے۔ (صحیح مسلم:2,950)

منٰی روانگی کے وقت، وہ صحابہؓ جو عمرہ کر کے حلال ہو چکے تھے، انہوں نے اپنی قیام گاہ ہی سے حج کا نئے سرے سے احرام باندھا۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے وادیٔ بَطْحَاء (مکہ) ہی سے حج کا احرام باندھا۔ (صحیح بخاری، باب 82)

آپ ﷺ حرمِ کعبہ میں داخل ہوئے بغیر، باہر ہی باہر سے منٰی پہنچ کر قیام پذیر ہو گئے۔

رسول ﷺ نے ظہر کی نماز منٰی میں ادا کی۔ (صحیح بخاری:1,763)

منٰی میں ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ (صحیح بخاری:1,653، صحیح مسلم:2,950)

مغرب و عشاء کی نمازیں بھی پڑھائیں۔ رات منٰی میں بسر کی اور نو تاریخ کی صبح نماز فجر بھی منٰی میں ادا کی۔ (صحیح مسلم:2,950)

اس طرح عَرَفَات جانے سے پہلے کل پانچ نمازیں منٰی میں ادا کیں۔

نویں ذی الحجہ: جمعہ۔ یوم عرفات:

آپ ﷺ نے منٰی میں اگلے روز صبح، فجر کی نماز پڑھائی۔ یہ نویں ذی الحجہ جمعہ کا دن تھا۔

سورج نکلا۔ کچھ دیر تک انتظار کیا، پھر آپ ﷺ نے بالوں سے بنا ہوا خیمہ نمرہ میں نصب کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم:2,950)

پھر اونٹنی پر سوار ہوئے۔

حضرت عائشہؓ حیض سے پاک ہو جاتی ہیں:

حضرت عائشہؓ عَرَفَات کے دن حیض سے پاک ہو گئیں۔ (صحیح مسلم:2,911)

منٰی میں حضرت عائشہؓ حیض سے پاک ہو گئیں، غسل فرمایا۔ دس تاریخ کو طواف حج کیا۔ (صحیح بخاری:1,560)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت کی رسم کا خاتمہ:

زمانہ جاہلیت میں قریش عرفات نہیں جاتے تھے، بلکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے تھے، جبکہ عام لوگ عرفات جایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم دیا۔

﴿ ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ﴾ (البقرۃ:199)

"(اے قریش کے لوگو!) تم بھی اُسی مقام (عرفات) سے لوٹو، جہاں سے عام لوگ لوٹتے ہیں۔"

لوگوں کا خیال تھا کہ آپ ﷺ بھی زمانہ جاہلیت کی رسم کے مطابق مزدلفہ اور مشعر حرام پر رک جائیں گے، مگر آپ ﷺ آگے بڑھتے گئے حتیٰ کہ میدان عرفات پہنچ گئے (صحیح مسلم:2,950،2,954)۔ وقوف عرفات کے بغیر حج کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے، بعض صحابہؓ تلبیہ پڑھتے اور بعض صحابہؓ اللہ اکبر کہتے۔ (صحیح بخاری:1,659)

راستے میں تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) کا ذکر بھی ہوتا رہا۔ (صحیح مسلم:3,097)

عرفات میں آمد:

اپنے خیمہ میں داخل ہوئے۔ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصواء کو تیار کرنے کا حکم فرمایا۔

آپ ﷺ سوار ہو کر وادیٔ عرفات کے درمیان پہنچے۔ وہاں آپ ﷺ نے اونٹنی پر سوار ہو کر ہی حج کا عظیم الشان خطبہ دیا۔
(صحیح مسلم:2,950)

میدانِ عرفات میں خطبہ حجۃ الوداع۔ حج کا پہلا خطبہ:

"لوگو! تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں، جیسے آج کے دن کی حرمت ہے۔ یہ مہینہ بھی حرمت والا اور شہر بھی حرمت والا ہے۔ زمانہ جاہلیت کی ایک ایک چیز میرے قدموں میں کچل دی گئی ہے۔ (یعنی ان چیزوں کا کوئی اعتبار نہ رہا) جاہلیت کے خون کالعدم قرار پائے۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان کی طرف سے ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں۔ زمانہ جاہلیت کا سب سود ختم کر دیا گیا۔ سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں۔"

"لوگو! عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، اس لیے کہ تم نے انہیں اللہ کی امان سے حلال کیا ہے۔ عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ناگوار آدمی کو نہ آنے دیں۔ اگر وہ یہ جرم کریں تو تم اُنہیں مار سکتے ہو، مگر سخت چوٹ نہ آنے پائے۔ تمہارے ذمہ عورتوں کا حق یہ ہے کہ دستور کے مطابق انہیں خوراک و لباس دو۔ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ چھوڑے جا رہا ہوں۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ قیامت کے روز تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا، تو تم وہاں کیا جواب دو گے؟ سب نے پکارا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا، رسالت کا حق ادا کر دیا اور امت کی خیر خواہی کی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پھر آپ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کرتے اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرمایا:

﴿ اَللّٰھُمَّ اشھد ، اَللّٰھُمَّ اشھد ﴾ اے اللہ! گواہ رہنا! اے اللہ! گواہ رہنا! تین (3) بار فرمایا۔

پھر اَذان ہوئی۔ پھر ظہر کی اِقامت ہوئی۔ پھر عصر کی اِقامت ہوئی۔ اِن دونوں کے درمیان کوئی نفل اور سنت نماز نہیں پڑھی۔ پھر اونٹنی پر سوار ہو کر موقف کی طرف آئے۔ اونٹنی کا رخ بڑی بڑی چٹانوں کی طرف کیا۔ قبلہ رُخ ہو کر غروب آفتاب تک اِسی جگہ وقوف فرمایا۔ (صحیح مسلم:2,950)

احرام میں لباس اور جوتوں کے احکام:

عرفات کے خطبہ میں آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے مسائل بھی بیان کیے۔ مثلاً: آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص کو تہبند نہ ملے، وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کو جوتے نہ ملیں، وہ موزے پہن لے۔" (صحیح مسلم:2,794 تا 2,796)

میدانِ عرفات میں وقوف سے پہلے، غسل کرنا مستحب ہے۔ (صحیح بخاری:1,663,1,660)

میدانِ عرفات میں زوال کے بعد، وقوف میں جلدی کی جائے اور مختصر خطبہ دیا جائے۔ (صحیح بخاری:1,663,1,660)

آپ ﷺ نے پہلے خطبہ دیا، پھر ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ (صحیح مسلم:1,218)

آپ ﷺ نے عرفات میں ایک اذان کے ساتھ دو اکٹھی نمازیں ادا کیں:

خطبہ کے بعد اذان ہوئی۔ تکبیر ہوئی۔ آپ ﷺ نے نماز ظہر پڑھائی۔ (صحیح مسلم:2,950)

ان دو رکعتوں میں قرأت بلند نہیں کی۔ (حالانکہ یہ جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ نہیں پڑھایا، بلکہ ظہر کی دو رکعت نمازِ قصر بحیثیت مسافر پڑھائی)

پھر عصر کی دو رکعت نمازِ قصر پڑھائی۔

اہل مکہ نے بھی نمازِ قصر پڑھی اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔ (صحیح مسلم:2,950)

دو رکعت نمازِ ظہر اور دو رکعت نمازِ عصر کے درمیان، کوئی نماز نہیں پڑھی، نہ سنت نہ نفل۔ (صحیح مسلم:2,950)

وقوف عرفات:

نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ عرفات کی پہاڑی کے دامن میں چٹانوں کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ وقوف کیا۔

قبلہ رخ ہو کر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار رہے۔ (صحیح مسلم:2,950)

غروب آفتاب تک دُعا:

آپ ﷺ نے میدانِ عرفات میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی۔ ایک مرتبہ اونٹنی کی مہار آپ ﷺ کے ہاتھ سے گر پڑی۔

پھر آپ ﷺ نے یوں کیا کہ ایک ہاتھ سے مہار پکڑے رہے اور دوسرے ہاتھ کو دُعا کے لیے اُٹھائے رکھا۔ (النسائی:3,014)

آپ ﷺ غروبِ آفتاب تک دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَرَفات کی فضیلت:

آپ ﷺ نے فرمایا: "عَرَفات کے دن سے زیادہ، کسی اور دن کی یہ فضیلت نہیں کہ اِس دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور فرشتوں سے فخر یہ کہتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ ۔ (صحیح مسلم:3,288)

وقوف عَرَفات کی دُعا:

آپ ﷺ نے فرمایا:

"بہترین دُعا عَرَفات کے دن کی دُعا ہے، جو میں نے اور پچھلے انبیاء نے کی ہے۔"

﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" ﴾

"اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کا حق ہے، تعریف اور شکر کا وہی حقدار ہے، وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔" (ترمذی:3,585)

حضرت اسامہؓ بن زید کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا۔ (صحیح بخاری:1,543،1,544،صحیح مسلم:3,087،2,950)

اپنی اونٹنی قصواء کی مہار آپ ﷺ نے ہجوم کی وجہ سے اتنی کھینچی کہ اس کا سر پیچھے کجاوے تک لگ گیا۔

اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے تک بلند کرکے دُعا کی۔ اس انداز میں بلا کی عاجزی اور انکسار تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے اِس جگہ وقوف کیا ہے، لیکن عَرَفات کا سارا میدان موقف ہے۔ (کہیں بھی وقوف کیا جاسکتا ہے)۔ (صحیح مسلم:2,952)

عَرَفات کا روزہ:

آپ ﷺ نے عَرَفات کے دن روزہ نہیں رکھا۔ حضرت اُم فضلؓ نے مشروب بھیجا تو پی لیا۔ (صحیح بخاری:1,658،1,661)

غیر حاجی کو چاہیے کہ وہ عَرَفات کے دن کا نفل روزہ رکھے، اِس سے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم:2,746)

رسول اللہ ﷺ کی مُزدَلِفَہ روانگی:

آپ ﷺ کی اونٹنی، آپ ﷺ کو قصواء واپس لئے جا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے کہا:

لوگو! سکینۃ سکینۃ یعنی آرام سے چلو، وقار سے چلو، بھاگم بھاگ نہ چلو۔

جب کہیں ریت کی ڈھیری آتی اور بھیڑ کم ہوتی تو زمامِ ناقہ ذرا ڈھیلی کر دیتے، تاکہ اونٹنی آرام سے چڑھ سکے۔ (صحیح مسلم:2,950)

عَرَفات سے مُزدَلِفَہ کی طرف روانگی کے وقت آپ ﷺ عام رفتار سے سواری کو دوڑاتے رہے۔ البتہ میدان میں رفتار تیز کر دیتے۔ (صحیح بخاری:1,666)

آپ ﷺ نے فرمایا: "آرام اور وقار سے چلو۔ اونٹوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔" (صحیح بخاری:1,671)

راستے میں تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کا ذکر ہوتا رہا۔ (صحیح مسلم:3,097)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکمیلِ دین کی آیت کا نزول:

- اسی دوران سفر میں قرآنِ کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔ دین مکمل کر دیا گیا ہے۔ اب کسی اضافے اور بدعت کی گنجائش نہیں۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:3)

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے۔"

یہ آیت جمعہ کے دن یعنی عرفات کے دن نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری:45)

راستے میں تلبیہ پڑھتے رہے۔(صحیح مسلم:3,091)

ایک جگہ آپ ﷺ سواری سے اترے، پیشاب کیا۔ خیف سے ہلکا وضو کیا، لیکن وہاں کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(صحیح بخاری:1,667,1,669، صحیح مسلم:3,092)

معلوم ہوا کہ حاجی اپنی ضرورت کے لیے راستے میں رُک سکتا ہے۔

حضرت اسامہؓ نے یاد دلایا: یا رسول اللہ ﷺ! نماز! آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز آگے ہوگی۔" (معمول کے خلاف)۔(صحیح مسلم:3,099,3,100)

رسول اللہ ﷺ کی مُزدَلِفَہ آمد:

پھر رسول اللہ ﷺ مُزدَلِفَہ پہنچے۔ یہاں وقوف فرمایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے اِس جگہ وقوف کیا ہے، لیکن مُزدَلِفَہ کا سارا میدان موقف ہے۔(کہیں بھی وقوف کیا جا سکتا ہے)۔(صحیح مسلم:2,952)

آپ ﷺ نے دوبارہ اچھی طرح سے کامل وضو کیا۔ مؤذن کو اذان کا حکم دیا۔ پھر اس نے تکبیر کہی۔ (صحیح بخاری:1,672)

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کیں:

مزدلفہ میں معمول کے خلاف مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھی۔ عشاء کے ساتھ جمع کیا۔(صحیح بخاری:1,675)

اونٹوں کو بٹھانے اور خیموں میں جانے سے پہلے نمازِ مغرب پڑھائی۔ پھر لوگ خیموں میں گئے۔ پھر نمازِ عشاء کی تکبیر ہوئی۔(صحیح مسلم:3,014)

ایک اذان اور دو اِقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی۔(صحیح مسلم:2,950)

مغرب اور عشاء کی دو اِقامتیں الگ الگ ہوئیں۔ (صحیح بخاری:1,673)

مغرب کے بعد، ایک ہی اذان سے نمازِ عشاء پڑھائی۔ (صحیح بخاری:1,672,1,673)

مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اور نفل یا سنت نماز نہیں پڑھی۔ (صحیح بخاری:1,672)

مغرب و عشاء دونوں کی صرف دو الگ الگ تکبیریں ہوئیں۔ مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔(صحیح بخاری1,673,1,674,1,682،صحیح مسلم:3,111)

پھر آپ ﷺ مُزدَلِفَہ میں سو گئے۔ (صحیح مسلم:3,099,2,950)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دسویں ذی الحجہ یَومُ النَّحر:

طلوع فجر ہوئی۔ یہ دسویں ذی الحجہ یعنی قربانی کا دن تھا۔ حج اکبر کا دن بھی تھا۔ حج اکبر ہر سال ہوتا ہے۔

قرآن نے دس تاریخ کو حج اکبر کہا ہے (سورۃ التوبہ)، کیونکہ یہ دن بہت ہی مصروف دن ہوتا ہے۔ مُزدَلِفَہ سے سفر، منیٰ آ کر رمی، قربانی، حجامت، غسل، مکہ جا کر طواف حج کرنا اور پھر منیٰ واپسی۔ یہ سارے کام اِسی دن کرنا مسنون ہے۔

اسی لیے اسے یَومُ الحَجِّ الأکبر کہا گیا ہے۔

حج اکبر اور حج اصغر:

حج اکبر پورے حج کو بھی کہتے ہیں اور حج اصغر عمرہ کو کہتے ہیں۔

عوام الناس جمعہ کے روز وقوفِ عرفات کا دن آ جائے تو اُسے حج اکبر کہتے ہیں، لیکن اس خیال کی کوئی دلیل قرآن وسنت سے نہیں ملتی۔

آپ ﷺ نے قربانی کے دن، جمرات کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: ﴿ھذا یومُ الحجِّ الأکبر﴾

”آج کا دن، (دس ذوالحجہ، ہفتہ کا دن) حج اکبر کا دن ہے۔“ (صحیح بخاری:1,742)

معمول کے خلاف، مُزدَلِفَہ میں وقت ہوتے ہی نمازِ فجر اول وقت میں پڑھائی۔ (صحیح بخاری 1,675,1,682,1,683)

فجر کی نماز پڑھائی، یہاں تک کہ ہلکی روشنی ہو گئی۔ (صحیح مسلم:2,950)

مَشعَرِ حَرَام کے پاس آمد اور دُعا:

پھر اپنی اونٹنی قَصواء پر سوار ہو کر، آپ ﷺ مَشعَرِ حَرَام کے پاس آئے۔ قبلہ رُخ ہو کر خشوع وخضوع سے دعائیں کیں۔

مَشعَرِ حَرَام وہ مقام ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے ذکر کا حکم دیا ہے۔

﴿فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ﴾ (البقرۃ:198)

”پھر جب عرفات سے چلو تو مشعرحرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اس طرح یاد کرو، جس کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے۔“

آپ ﷺ تکبیر، تہلیل اور توحید کا اظہار کرتے رہے، حتیٰ کہ کافی سفیدی پھیل گئی، لیکن ابھی سورج نہیں نکلا تھا۔ (صحیح مسلم:2,950)

طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے آپ ﷺ منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔ (صحیح بخاری:1,684، صحیح مسلم:2,950)

(اس طرح آپ ﷺ نے مشرکین کے رسم کی مخالفت کی، جو طلوعِ آفتاب کے بعد مُزدَلِفَہ سے منیٰ کی طرف جاتے)

خواتین اور کمزور لوگوں کے لیے رخصت:

اہلِ خانہ، خواتین اور کمزور لوگوں کو رخصت عطا فرمائی۔ وہ اندھیرے ہی میں منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔

(صحیح مسلم:3,125 تا 3,127، صحیح بخاری 1,676,1,677,1,678)

آپ ﷺ نے عورتوں کو رات کے اندھیرے ہی میں رمی کرنے کی اجازت دے دی۔ (صحیح بخاری:1,679)

اُم المومنین حضرت سودہؓ کو بھی مُزدَلِفَہ سے پہلے نکل جانے کی اجازت دے دی۔ (صحیح بخاری:1,680,1,681)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اُم المومنین حضرت اُم حبیبہؓ کو بھی مُزدَلِفَہ سے رات کے وقت ہی منیٰ کی جانب روانہ کر دیا۔ (صحیح مسلم:3,124)

قربانی کے جانور بھی، رات کے وقت مُزدَلِفَہ سے منیٰ کی طرف پہلے روانہ کر دیے جاتے۔ (صحیح بخاری:1,711)

مُزدَلِفَہ سے روانگی کے وقت فضل بن عباسؓ کو سواری پر پیچھے بٹھالیا۔(صحیح بخاری:1,543,1,544،صحیح مسلم:3,087,2,950)

وہ بھی تَلبِیَہ پڑھتے رہے۔

کنکریوں کی موٹائی۔غلو سے بچنے کا حکم:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ کے لیے کنکریاں چن لیں۔وہ درمیانی سائز کی کنکریاں لے آئے۔ (جو چنے کے دانے کے برابر تھیں) آپ ﷺ نے انہیں اپنے ہاتھ میں لیا۔فرمایا:''اس طرح کی کنکریاں مناسب ہیں۔''(بڑے پتھر نہ ہوں)۔ فرمایا:'' دین میں غلو سے بچو! تم سے پہلے کی قوموں کو غلو اور انتہا پسندی ہی نے ہلاک کیا۔'' (النسائی:3,059)

آپ ﷺ مُزدَلِفَہ اور منیٰ کے درمیان، وادئ مُحَسِّر سے تیزی سے گزرے۔(صحیح مسلم:3,089،2,950)

وادئ مُحَسِّر سے گزرتے ہوئے فرمایا:

''خزف کی کنکریوں جیسی (چھوٹی) کنکریاں چن لو۔''(النسائی:3,060)

اسی وادئ مُحَسِّر میں اَصحابُ الفِیل کو تباہ و برباد کیا گیا تھا۔(صحیح مسلم:2,950)

مزدلفہ کی صبح، راستے میں فرمایا: ﴿عَلَیکُم بِالسَّکِینَۃ﴾ ''وقار کو لازم کرلو۔''(وقار سے چلو)

رسول اللہ ﷺ کی منیٰ آمد اور رمی:

پھر آپ ﷺ نے جمرۂ عقبہ (جمرۂ کبریٰ) کی طرف جانے والے درمیانی راستے کا رُخ کیا۔ (صحیح مسلم:2,950)

جمرۂ عقبہ (جمرۂ کبریٰ) پر درخت کے پاس سات (7) مرتبہ رمی کی۔ ہر رمی کے ساتھ تکبیر کہتے۔ (صحیح مسلم:2,950)

آپ ﷺ نے بھورے رنگ کی اونٹنی پر سوار ہو کر جمرۂ عقبہ پر رمی کی۔ وہاں نہ سواریوں کو مارا جاتا، نہ بھگایا جاتا اور نہ وہاں پر کسی قسم کے ہٹو بچو کا شور و غوغا تھا۔ (النسائی:3,063)

دس ذی الحجہ کے چار (4) افعال کی ترتیب:

آپ ﷺ نے دس ذی الحجہ کو ترتیب وار چار (4) افعال کیے۔ اِسی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

1۔ پہلے جمرۂ عقبہ (جمرۂ کبریٰ) کی رمی۔

2۔ پھر قربانی۔

3۔ پھر حجامت۔ (صحیح مسلم:3,152)۔ آپ ﷺ نے اپنا سر منڈوایا۔ (صحیح بخاری:1,726)

4۔ پھر طوافِ زیارت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان چار (4) افعال کی ترتیب میں تقدیم وتاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں:

ایک شخص نے رمی سے پہلے طواف کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَرَجَ ''کوئی مضائقہ نہیں۔'' (صحیح بخاری:1,722)

ایک شخص نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَرَجَ ''کوئی مضائقہ نہیں۔'' (صحیح بخاری:1,722)

ایک شخص نے رمی سے پہلے قربانی کرلی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَرَجَ ''کوئی مضائقہ نہیں۔'' (صحیح بخاری:1,722)

ایک شخص نے تقدیم وتاخیر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَرَجَ ''کوئی مضائقہ نہیں۔'' (صحیح بخاری:1,723)

ایک شخص نے غروب آفتاب کے بعد رمی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَرَجَ ''کوئی مضائقہ نہیں۔'' (صحیح بخاری:1,734,1,735)

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دس تاریخ کو کئی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں بے خبری میں یا بھول کر چاروں افعال کی ترتیب آگے پیچھے کربیٹھا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَرَجَ ''کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔'' (صحیح مسلم3,157,3,158,3,159)

البتہ سنت یہی ہے کہ ترتیب کا لحاظ رکھا جائے۔ (صحیح بخاری:1,721)

ترتیب کے بدل جانے پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حکم نہیں ملتا۔

حرج کی تعریف:

پھر آپ ﷺ نے حَرَج کی تعریف بیان کی اور ایک اہم نکتے کی طرف اِشارہ کیا کہ لوگ تقدیم وتاخیر کی معمولی غلطیوں کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، لیکن بڑی غلطیوں پر توجہ نہیں دیتے، جیسے کسی دوسرے مسلمان کی عزت پر حملہ، اُس کی غیبت اور اُس پر طعن وتشنیع۔ پھر لوگوں کو خبردار کیا کہ ایسا شخص تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔

((لَا حَرَجَ ، لَا حَرَجَ ، اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرضَ رَجُلٍ مُسلِمٍ وَ هُوَ ظَالِمٌ ، فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرِجَ وَ هَلَکَ)). (ابو داود:2,015)

''کوئی حرج نہیں،کوئی مضائقہ نہیں، سوائے اُس آدمی کے جو ظلم کرتے ہوئے کسی دوسرے مسلمان کی عزت پر حملہ کرے، یہی تو وہ شخص ہے، جو حرج میں مبتلا ہو گیا اور ہلاک ہو گیا۔''

رمیٔ جمار کے بعد تلبیہ کا اختتام:

آپ ﷺ سورج طلوع ہونے کے بعد، جمرۂ عقبہ (جمرۂ کبریٰ) کے پاس سوار ہو کر آئے۔ایک ایک کرکے کنکری مارتے جاتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت، اللہ اکبر کہتے جاتے۔کنکریاں پھینکنے تک، تَلْبِیَه کہتے رہے۔(صحیح بخاری:1,750)

دس تاریخ کو جمرہ عقبہ کے پاس پہنچنے کے بعد آپ ﷺ نے تَلْبِیَه کہنا بند کردیا۔(صحیح بخاری1,670,1,685,1686)

اور رمیٔ جمار کے وقت تَلْبِیَه کہنا بند کردیا اور صرف اللہ اکبر کہتے رہے۔ (صحیح مسلم:3,088، صحیح بخاری:1,543)

جمرۂ عقبہ (جمرۂ کبریٰ) پر رمی کے وقت دھوپ نکل چکی تھی۔ ضحیٰ کے وقت رمی کی۔ (صحیح مسلم:3,141)

حضرت بلالؓ اور اسامہؓ بن زید نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کنکریاں پھینکیں۔ (صحیح مسلم:3,139)

حضرت بلالؓ اور اسامہؓ بن زید دونوں آپ ﷺ کی خدمت میں تھے۔ ان میں سے ایک اونٹنی کی مہار تھامتا، دوسرا رسول اللہ ﷺ کو کپڑے سے سایہ کرتا۔(صحیح مسلم:3,138)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال وجواب کی نشست:

جمرۂ عقبہ (جمرۂ کبریٰ) کے پاس آپ ﷺ نے سواری پر کھڑے ہوکر، لوگوں کے سوالات کے جوابات دیے۔ (صحیح بخاری:1,736)
رمی کے بعد آپ ﷺ (منیٰ میں) قربان گاہ کی طرف بڑھے۔ (صحیح مسلم:2,950)

منیٰ میں دس ذوالحجہ کو خطبہ۔حج کا دوسرا خطبہ:

آپ ﷺ نے لوگوں کو بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، انہیں قربانی کی حرمت وفضیلت بتائی، مکہ کی فضیلت روئے زمین کے شہروں سے بڑھ کر بتائی، جو حکمران بھی اللہ کی کتاب کے مطابق قیادت کرے،اس کی فرمانبرداری کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری:1,739,1,741)
آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر کوئی کٹے ہوئے اعضاء کا کالا غلام بھی، تم پر امیر مقرر کر دیا جائے، جو کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو تم لوگ اُس کی بات کو سننا اور اُس کی اِطاعت کرنا۔" (صحیح مسلم:3,138)

منیٰ میں دس ذوالحجہ کو خطبہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے منیٰ کے میدان میں پوچھا:
"کیا تم جانتے ہو یہ دن کون سا ہے؟" لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ باخبر ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا:"یہ دن حرمت والا ہے۔پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ شہر کون سا ہے؟"
لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا:"یہ شہر بھی حرمت والا ہے۔پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ مہینہ کون سا ہے؟"
لوگوں نے کہا:اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔

مسلمانوں کا مال،اُن کی جان اور اُن کی عزتیں حرام ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون،تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام کی ہیں،جس طرح اس دن کی حرمت،اِس مہینے کے دوران، اس شہر میں ہے۔" (صحیح بخاری:1,742)

صحابہؓ کو اگلی نسلوں تک دعوت وتبلیغ کا حکم:

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص موجود ہے، وہ (یہ سارا پیغام) غائب تک پہنچا دے۔" (صحیح بخاری:1,739)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔" (صحیح بخاری:1,739)

حَجَّةُ الوَدَاع:

آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ﴿ لِتَا خُذُوا مَنَاسِكَكُم ﴾

"تم لوگوں کو اپنے حج کے طریقے کو سیکھ لینا چاہیے، میں نہیں جانتا کہ اس حج کے بعد کوئی حج کر سکوں۔" (صحیح مسلم:3,137)

آپ ﷺ نے قربانی کے دن، جمرات کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: ﴿ هذا يوم الحج الاكبر ﴾

"آج کا دن، (دس تاریخ، ہفتہ کا دن) حج اکبر کا دن ہے۔" (صحیح بخاری:1,742)

دنیا سے رخصت ہونے کی پیش گوئی:

پھر فرمایا: ﴿ اللّٰهُمَّ اشهد ﴾ "اے اللہ ! تو گواہ رہنا۔" لوگوں کو خدا حافظ کہا۔ الوداع کہا۔

لوگوں نے کہا: ﴿ هَذه حَجَّةُ الوَدَاع ﴾ "یہ وداعی حج ہے۔" (صحیح بخاری:1,742)

آپ ﷺ کی منیٰ میں قربانی:

رسول اللہ ﷺ نے قربان گاہ پہنچ کر تریسٹھ (63) اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کیے۔ یہ تعداد اس لئے ملحوظ رکھی کہ آپ کی عمر مبارک کے تریسٹھ (63) برس ہو چکے تھے۔ باقی سینتیس (37) اونٹوں کو حضرت علیؓ کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم:2,950)

قربانی کے گوشت اور کھالوں کو لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری1,716,1,717,1,718)

قصاب کو قربانی کے گوشت میں سے اجرت نہ دینے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری:1,716,1,717)

پھر حکم دیا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا لیں۔ وہ ایک ہی بڑی ہانڈی میں پکایا گیا اور پھر کھایا گیا۔

حضرت علیؓ اور رسول اللہ ﷺ نے گوشت کھایا، شوربا پیا۔ (صحیح مسلم:2,950)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔ (صحیح بخاری:1,709)

قربانی کا گوشت، حج سے فراغت کے بعد اپنے ساتھ گھر لایا جا سکتا ہے۔ (صحیح بخاری:1,719)

آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے اس جگہ قربانی کی ہے، لیکن منیٰ کی ساری وادی قربان گاہ ہے۔ ﴿ وَمنیٰ كُلُّهَا مَنحَر" ﴾ (کہیں بھی قربانی کی جا سکتی ہے)۔ (صحیح مسلم:2,952)

حجامت اور بالوں کی تقسیم:

قربانی کے بعد آپ ﷺ نے حجام کو طلب فرمایا۔ اس کا نام مَعمَر بن عَبدِ الله تھا۔ اسے فرمایا: بال پکڑ، دائیں جانب اشارہ فرمایا۔

جب دائیں جانب سے سر مونڈا گیا تو بال قریب موجود افراد میں تقسیم کر دیئے۔ (صحیح مسلم:3,152)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ کو بھی اپنے بال عنایت فرمائے۔ (یہ حضرت ابو طلحہؓ کی بیوی اور حضرت انسؓ کی والدہ تھیں) (صحیح مسلم:3,153)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر حجام کو بائیں جانب اشارہ فرمایا۔ (صحیح مسلم:3,152)

وہ بال جب کٹ گئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: (حضرت) ابوطلحہؓ کہاں ہے؟

اپنے بال اُنہیں دے دیئے، اور فرمایا: اِسے لوگوں میں بانٹ دو۔ (صحیح مسلم:3,154،3,155)

سر منڈوانے والے حاجیوں کے حق میں مغفرت کی تین (3) بار دعا کی۔ بال چھوٹے کروانے والے حاجیوں کو صرف ایک بار دعا دی۔

(صحیح بخاری:1,728، صحیح مسلم:3,146، 3,148، 3,150)

حج تمتع کرنے والے، عمرہ کرنے کے بعد اپنے بال چھوٹے کروائیں اور حج کے بعد سر منڈوالیں۔ (صحیح بخاری:1,729,1,731)

عورتوں کے لیے سر منڈانا جائز نہیں بلکہ وہ اپنے بال چھوٹے کرلیں۔ (ابو داود:1,984، 1,985) لیکن وہ اتنے چھوٹے بھی نہ کرالیں کہ مردوں سے مشابہت ہو جائے۔

آپ ﷺ کا طوافِ زیارت یا طواف اِفاضہ:

پھر آپ ﷺ سواری پر، مکۂ مکرمہ ظہر سے پہلے پہنچے اور طواف اِفاضہ کیا۔ (صحیح مسلم:2,950)

اسی کو، طوافِ زیارت، طوافِ حج اور طوافِ صدر بھی کہتے ہیں۔

طواف کے بعد ظہر کی نماز مکہ میں (قصر) پڑھی۔ (صحیح مسلم:2,950)

اس ایک طوافِ حج کے علاوہ، آپ ﷺ نے 15 ذوالحجہ تک نہ کوئی نفلی طواف کیا، اور نہ صفا و مروہ کی سعی کی۔ (صحیح بخاری:1,545،1,625)

طواف کرلینے کے بعد آپ ﷺ زمزم کے کنویں پر تشریف لائے۔

پھر آپ ﷺ اپنے خاندان بنو عَبدُ المُطَّلِب کے پاس آئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تمہارے پانی پلانے پر لوگوں کے غلبے کا خوف نہ ہوتا تو میں خود پانی کھینچتا۔" (صحیح مسلم:2,950)

بنو عَبدُ المُطَّلِب نے پانی کا ڈول رسول اللہ ﷺ کو دیا۔ آپ ﷺ نے اُس میں سے کچھ پی لیا۔

اُم المؤمنین حضرت صفیہؓ نے بھی دس تاریخ کو طوافِ زیارت کیا۔ (صحیح بخاری:1,733)

دس تاریخ کو طوافِ زیارت کرنا مستحب ہے۔

منیٰ میں قصر (دو دو رکعت) نمازیں:

اُسی روز یعنی دس تاریخ کو منیٰ واپس پہنچے اور رات گزاری۔

آپ ﷺ نے منیٰ میں نمازیں قصر کیں۔ دو دو رکعت پڑھائیں۔ (صحیح بخاری:1,656)

رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی اپنے دورِ حکومت کے ابتدائی سالوں میں منیٰ کے اندر دو دو رکعت نماز قصر پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری1,655,1,657,1,084)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل مکہ نے بھی منیٰ میں قصر کیا:

مکہ کے مقامی لوگوں نے بھی منیٰ میں قصر نماز پڑھی۔

حضرت حارث بن وھب الخزاعیؓ، بنوخزاعہ میں سے تھے۔ اُن کا گھر مکہ میں تھا۔ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بھی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔" (ابوداود:1,965)

ایام تشریق:

آپ ﷺ نے گیارہ(11)، بارہ(12) اور تیرہ(13) ذوالحجہ، تینوں روز جنہیں ایام تشریق کہتے ہیں، منیٰ میں گزارے۔

ایام تشریق سے مُراد، قربانی کے گوشت کو دھوپ میں سکھانے کے دن ہیں۔

ایام تشریق میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے:

اِن ایام تشریق میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ، وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ، لِمَنِ اتَّقٰى ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴾ (البقرة:203)

"یہ گنتی کے چند روز ہیں، جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں۔ پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ یہ دن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کیے ہوں۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک روز اس کے حضور میں تمہاری پیشی ہونے والی ہے۔"

منیٰ میں تیرہ تاریخ کا قیام واجب نہیں مستحب ہے:

مندرجہ بالا آیت ﴿ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ، وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ، لِمَنِ اتَّقٰى ﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ منیٰ میں تیرہ(13) تاریخ کا قیام واجب نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے۔

کنکریاں مارنے کا وقت:

دس تاریخ کو کنکریاں مارنے کا وقت ضحیٰ (دھوپ نکلنے کے بعد) ہے، لیکن باقی تمام دنوں میں دوپہر کو زوالِ آفتاب کے بعد ہے۔
(صحیح بخاری:1,746)

بچوں کی طرف سے رمی:

صحابہ کرامؓ نے بچوں کی طرف سے بھی لبیک کہا اور بچوں کی طرف سے بھی رمی کی۔ (ابن ماجہ:3,038)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیارہ ذی الحجہ بروز اتوار رسول اللہ ﷺ کی رمی:

آپ ﷺ نے دوپہر کو زوال کے بعد، تینوں جمرات کی رمی کی۔

صبح ہوئی تو زوالِ شمس کا انتظار کرتے رہے۔ سورج ڈھلے اپنے مقام سے پیدل جمرۃ اُولیٰ پر پہنچے۔

ایک ایک کر کے سات (7) کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے تھے۔ پھر قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے،

طویل دعائیں مانگیں، اتنی طویل دعائیں، جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جا سکے۔

پھر جمرہ وُسطیٰ کے پاس آئے۔ یہاں بھی سات (7) کنکریاں ماریں۔ دائیں جانب قبلہ رو کھڑے ہو کر لمبی دعائیں کیں۔

پھر تیسرے جمرہ عقبہ (جمرہ کبریٰ) کے پاس آئے۔ یہاں بھی سات (7) کنکریاں ماریں، لیکن یہاں زیادہ دیر نہیں رکے۔

منیٰ میں رات گزارنا ضروری ہے، اِلاَّ یہ کہ کوئی خاص ضرورت ہو:

آپ ﷺ نے اِن ایام میں تمام راتیں منیٰ ہی میں گزاریں، لہٰذا حاجیوں کو چاہیے کہ وہ راتیں بھی بسر کریں۔

حضرت عباسؓ کو منیٰ کے باہر، مکہ میں رات گزارنے کی رخصت عطا فرمائی۔ (صحیح بخاری:1,634)

کیونکہ حضرت عباسؓ کے ذمے حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری تھی۔ (صحیح بخاری:1,743,1,744,1,745)

آپ ﷺ نے چرواہوں کو بھی منیٰ سے باہر رات گزارنے کی اجازت دی۔ اُن سے کہا کہ یوم النحر (10 ذوالحجہ) کی رمی کر لیں اور پھر بعد والے دنوں کی رمی اکٹھی کر لیں۔ (یہ اُن لوگوں کے لیے خصوصی رخصت عنایت فرمائی)۔ (النسائی:3,071)

بارہ ذی الحجہ بروز پیر (ایام تشریق):

آپ ﷺ نے دوپہر کو زوال کے بعد، تینوں جمرات کی رمی کی۔

رسول ﷺ نے تیسرا خطبہ دیا:

آپ ﷺ نے ایام تشریق کے درمیانی دن خطبہ دیا۔ (ابوداود:1,952)

آپ ﷺ نے یَومُ الرُّؤُوس کو خطبہ دیا۔ (ابوداود:1,953)

قرآن کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت:

اِسی دن سورۃ النصر ﴿ اِذا جاء نصر اللہ و الفتح ﴾ نازل ہوئی، جس میں رسول اللہ ﷺ کو اُن کی موت کی خبر دی گئی۔

(مسند ابی یعلی، بزار، بیہقی، ابن ابی شیبہ)

حج میں تین دن تین خطبے دیے گئے:

آپ ﷺ نے اپنے حج میں تین خطبے دیے۔ عرفات کے دن خطبہ دیا۔ دس ذوالحجہ کو خطبہ دیا اور بارہ ذوالحجہ کو خطبہ دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرہ ذی الحجہ بروز منگل:

آپ ﷺ نے دوپہر کو زوال کے بعد، تینوں جمرات کی رمی کی۔
پہلے روز صرف جمرۂ اُولیٰ پر سورج نکلنے کے بعد چاشت کے وقت رمی کی۔
باقی تین (3) دن، سورج ڈھلنے کے بعد تینوں جمرات کو روزانہ کنکریاں ماریں۔ ان دنوں قیام منیٰ میں رہا۔
جمرۂ اُولیٰ اور جمرۂ وُسطیٰ پر رمی کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا اور دیر تک دُعا کرنا مسنون ہے۔ (صحیح بخاری: 1,751 تا 1,753)
لیکن جمرۂ عقبہ (جمرۂ کبریٰ) پر رمی کے بعد ٹھہرنا نہیں چاہیے۔ (صحیح بخاری 1,751،1,752،1,753)

منیٰ سے خَیف بنی کِنَانَہ کی طرف روانگی:

منیٰ سے نکلنے سے پہلے فرمایا:
اِن شاء اللہ اب ہماری منزل خَیف بنی کِنَانَہ ہوگی، جہاں قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔ (صحیح بخاری: 1,589)
خَیف بنی کِنَانَہ وہی جگہ ہے، جہاں قریش نے بَنُو مُطَّلِب سے نکاح اور تجارت نہ کرنے کا عہد کیا تھا۔ (صحیح بخاری: 1,590)
خَیف بنی کِنَانَہ ہی کے دو اور نام بھی ہیں۔
(1) وادیٔ اَبطح (2) وادیٔ مُحَصَّب۔ اب یہ شہر مکہ کا ہی ایک محلّہ ہے۔
وادیٔ اَبطح میں آپ ﷺ نے اِس لیے قیام کیا تھا کہ مدینے کی طرف واپسی کے سفر میں آسانی ہو۔ (صحیح بخاری: 1,765)

............❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖............

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپسی کے سفر کا آغاز

چودہ ذی الحجہ بروز بدھ۔ یَومُ النَّفر:

چودہ تاریخ کو ظہر کے بعد وادی مُحَصَّب (اَبطح) میں پہنچے۔ آج کل یہ مکہ کا ایک محلہ ہے۔ وہاں آپ ﷺ کا خیمہ پہلے ہی سے لگ چکا تھا، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء چاروں نمازیں وہیں پڑھائیں۔ عشاء کے بعد سو گئے۔ (صحیح بخاری:1,756،1,764)

یَومُ النفر کو آپ ﷺ نے عصر کی نماز وادی اَبطح میں پڑھی۔ (صحیح بخاری:1,753)

حضرت عائشہؓ رات کے آخری حصے میں عمرہ کرنے کی غرض سے وادی مُحَصَّب سے روانہ ہوگئیں۔ (صحیح بخاری:1,772)

وادیٔ مُحَصَّب کی اس آخری رات کو لَیلَۃُ الحَصبَۃ یا لَیلَۃُ النَّفر بھی کہتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کا عمرہ کرنے پر اصرار:

- لَیلَۃُ الحَصبَۃ ہی میں (یعنی وادیٔ محصب میں قیام کی رات ہی کو) حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خواہش کی کہ وہ عمرہ کرنا چاہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی، حج و عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے، مگر عائشہ صدیقہؓ نے اصرار کیا۔ اور کہا کہ لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے واپس ہوں گے اور میں صرف حج کر کے۔

تب آپ ﷺ نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ مقامِ تنعیم عمرہ کے لیے لے جائیں، چونکہ عائشہ صدیقہؓ مخصوص ایام ماہواری کی وجہ سے عمرہ ادا نہ کر سکیں تھیں۔ عمرہ کر کے بھائی کے ہمراہ واپس پہنچ گئیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا فارغ ہو آئی ہو؟ کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو کوچ کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم:2,919)۔

اس دوران آپ ﷺ بھی اپنا وداعی طواف کر چکے تھے۔

پندرہ ذی الحجہ بروز جمعرات:

آپ ﷺ مقام اَبطح پر بوقتِ سحر بیدار ہوئے۔ حرمِ کعبہ پہنچے۔ طوافِ وَداع کیا۔ (صحیح بخاری:1,756،1,764)

رسول اللہ ﷺ کا طوافِ وَداع:

- طواف وداع واجب اور ضروری ہے۔ (صحیح مسلم:3,219)۔
- حضرت اُم سلمہؓ بیمار تھیں۔ اُنھیں نمازیوں کے پیچھے سے اُونٹنی پر سوار ہو کر طواف کرنے کا حکم دیا۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سورۃ الطور کی تلاوت کی۔ (صحیح بخاری:1,619،1,633،1,666)
- طوافِ وَداع میں عورتوں کے لیے رخصت ہے۔ (صحیح بخاری:1,755،1,760)

رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت صفیہؓ کو حیض کی ناپاکی کی وجہ سے، طوافِ وَداع کے بغیر مدینۂ منورہ لوٹنے کا حکم دیا۔

(صحیح بخاری:1,561،294،1,733،1,757)

- طوافِ وداع میں رَمل اور اضطباع نہیں ہے۔ یہ صرف پہلے طواف (قدوم یا عمرہ) ہی میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف پہلی بار حرم میں داخل ہوتے وقت طواف کے ابتدائی تین چکر میں رمل کیا، باقی طوافوں میں معمول کے مطابق چلے۔

تیرہ ذوالحجہ کی رمی اور طوافِ وَداع کے بعد حج کے مناسک کا اختتام ہو گیا

............❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖............

حج کے بعد ذوالحجہ کے مہینے میں عمرہ کرنا جائز ہے:

حج کے بعد ذوالحجہ کے مہینے میں عمرہ کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت کی رسم کا خاتمہ کیا۔

حضرت عائشہؓ نے ذوالحجہ کے مہینے میں حج کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشمؓ کے سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حکم ابد تک کے لیے ہے۔

(صحیح بخاری:1,785,1,557)

حج کے بعد عمرہ کرنے والے کے لیے کوئی جرمانہ، دم اور قربانی ضروری نہیں۔ (صحیح بخاری:1,786)

لوگ روانہ ہونا شروع ہو گئے۔ خود رسول اللہ ﷺ طواف وداع کرتے ہی سیدھے مدینۂ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ کی مدینۂ منورہ واپسی:

واپسی پر آپ ﷺ مدینۂ منورہ کی محبت کی وجہ سے اپنی سواری کی رفتار تیز کر دیتے۔ (صحیح بخاری:1,802)

قرآن نے انصار کی اس بدعت کا خاتمہ کر دیا کہ حاجیوں کو حج کے بعد پچھلے دروازے سے اپنے گھر میں داخل ہونا چاہیے۔

(صحیح بخاری:1,803)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ، وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (البقرۃ:189)

"یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہوتے ہو۔ نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضی سے بچے۔ لہٰذا تم اپنے گھروں میں دروازے ہی سے آیا کرو۔ البتہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔"

راستے میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا اور قصر کرنا:

رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو نماز مغرب کو موخر کر دیتے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا فرماتے۔ (صحیح بخاری:1,805)

نابالغ بچے کو لے کر حج کرنے کا ثواب والدیا والدہ کو ملتا ہے:

واپسی پر جاتے ہوئے رَوحَاء مقام پر ایک قافلہ ملا۔ انہیں سلام کیا اور پوچھا، کون سا وفد ہے؟ کہا گیا:

مسلمان ہیں۔ ایک عورت نے اپنی جھولی سے بچہ نکالا اور اسے بلند کیا۔ سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس بچے کا بھی حج ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! اور تجھے اجر ملے گا۔" (صحیح مسلم:3,253، 1,336، ابوداود:1,736)

آپ ﷺ نے فرمایا: "چھوٹا بچہ اگر حج کر چکا ہو تو بالغ ہو جانے کے بعد، وہ دوبارہ حج کرے۔ (ابن خزیمہ:3,050)

واپسی پر بھی آپ ﷺ ذُوالحُلَیفَۃ ہی کے مقام پر پہنچے (جہاں سے حج کا احرام باندھا تھا۔) رات وہیں بسر کی۔

واپسی کے سفر میں ہر اونچی جگہ پر اَللّٰہُ اَکبَر کہتے۔ (صحیح بخاری:1,797)

واپسی کے سفر میں ذُوالحُلَیفَۃ کی وادی کے بطن میں نماز ادا کرتے اور رات گزارتے۔ (صحیح بخاری:1,533)

واپسی کے سفر میں اپنی اونٹنی ذُوالحُلَیفَۃ پر بٹھاتے۔ (صحیح بخاری:1,767)

واپسی پر مسنون دُعا:

مدینہ منورہ پر نظر پڑی تو تین بار اَللّٰہُ اَکبَر پکارا۔ پھر کہا:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ،

"اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے۔ اُس کی وحدت ثابت ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

لَہُ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیر"،

اُسی کی بادشاہت ہے۔ اُسی کے لیے ہر قسم کی حمد وثنا ہے۔ وہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔

((آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ،

"ہم لوٹ کر آنے والے ہیں۔ اللہ کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ عبادت اور بندگی کرنے والے ہیں۔

لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، اپنے ربّ ہی کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔

صَدَقَ اللّٰہُ وَعدَہٗ، وَنَصَرَ عَبدَہٗ، وَھَزَمَ الاَحزَابَ وَحدَہٗ)). (صحیح بخاری:1,797)

اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور دشمنوں کے تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔"

ذُوالحُلَیفَۃ میں واپسی پر دوسرا راستہ اختیار کیا:

"دن کے وقت مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ طریق مُعَرَّس سے داخلہ ہوا۔

مدینہ سے روانگی کے وقت طریق شَجَرَۃ سے نکلے تھے۔ یعنی راستہ بدل کر گئے تھے۔ (صحیح بخاری:1,533)

مُعَرَّس اور شَجَرَۃ	وادی عقیق میں ذُوالحُلَیفَۃ واقع ہے۔ ذُوالحُلَیفَۃ کے مشرقی اور مغربی راستوں کو مُعَرَّس اور شَجَرَۃ کہا جاتا تھا۔ شَجَرَۃ کے مقابلے میں مُعَرَّس مدینہ منورہ سے زیادہ قریب ہے۔ یہ مقام مدینے سے چھ میل دور ہے۔

آپ ﷺ شَجَرَۃ میں نماز پڑھتے۔ رات بسر کرتے۔ اور صبح کو مدینہ منورہ اپنے گھر میں داخل ہوتے۔ (صحیح بخاری:1,799)

آپ ﷺ اپنے گھر یا تو صبح کے وقت پہنچتے یا پھر شام کے وقت۔ رات کو گھر نہ آتے۔ (صحیح بخاری:1,800)

یہی آپ ﷺ کی عادت تھی، دونوں عیدوں میں بھی عیدگاہ جانے اور آنے کے لیے الگ الگ راستے اختیار کرتے۔ (صحیح بخاری:986)

تاکہ روزِ قیامت مختلف راستے گواہی دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت

مدینہ منورہ میں ایک خاتون ام سنان انصاریہ کو آپ ﷺ نے دیکھا تو پوچھا: ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہ گئیں؟ اُنہوں نے کہا: ہمارے پاس صرف دو(2) اونٹ ہیں۔ ایک پر میرا بیٹا اوراس کا باپ حج پر چلے گئے۔ دوسرا اونٹ پانی لاد کر لانے کے لئے ہمارے پاس چھوڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آئندہ رمضان میں عمرہ ادا کر لینا۔ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔''

(صحیح مسلم:3,039)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کا ثواب:

حضرت ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب حج سے واپس ہوئے تو حضرت اُم سنان انصاریہؓ سے پوچھا: ''تمہیں حج سے کس بات نے روکا تھا؟'' اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص، یعنی اس کے شوہر نے۔ اس کے پاس پانی بھرنے کے لیے دو اونٹ تھے۔ ایک پر وہ خود حج کرنے چلے گئے اور دوسرا زمین سیراب کرنے کے لیے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''(اچھا تم عمرہ کرلو) جو رمضان میں عمرہ کرے، وہ عمرہ حج کے برابر ہے۔ یا (فرمایا:) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوتا ہے۔''

(صحیح بخاری:1,863)

وقف کردہ اونٹ پر بھی حج کیا جا سکتا ہے:

حضرت اُم معقلؓ نے بتایا: جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کو گئے۔ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جسے میرے شوہر نے فی سبیل اللہ وقف کر دیا تھا۔ ہم بیمار ہوئے۔ میرا شوہر ابو معقل فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ حج سے واپس تشریف لائے۔ مجھے پوچھا کہ تو ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں گئی؟ میں نے بتایا ہم تیار تھے۔ مگر شوہر وفات پا گئے۔ انہوں نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرا اونٹ فی سبیل اللہ وقف کر دینا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسی اونٹ پر کیوں نہ حج کو گئی؟ حج بھی تو فی سبیل اللہ ہے۔ (ابوداود:1,989)

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر ہمارے ساتھ حج نہیں کر سکی تو رمضان میں عمرہ کر لینا، وہ حج کی طرح ہی ہوگا، یعنی اجر و ثواب میں۔

(ترمذی:939)

حجِ بدل

بوڑھے والد کی طرف سے حج بدل کیا جا سکتا ہے:

حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر حج فرض کر دیا گیا ہے اور میرے والد پر بھی فرض ہو چکا ہے، جبکہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں تو ادا ہو جائے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (صحیح بخاری:1,854)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرحوم والدہ کی طرف سے حج بدل کیا جاسکتا ہے:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:
میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی مگر اسے حج کیے بغیر موت آگئی ہے۔ آیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
"ہاں، اس کی طرف سے حج کرو۔ مجھے بتاؤ اگر تمہاری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟
اللہ کا قرض بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ (صحیح بخاری 1,852)
معلوم ہوا کہ والدین کی نذر کو پورا کرنا ضروری ہے۔

حج بدل کی شرائط:

حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر عائد کردہ فریضۂ حج نے میرے باپ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے اور سواری پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" (صحیح بخاری 1,854، صحیح مسلم 3,251,3,252)

حج بدل کرنے والے کے لیے، پہلے خود اپنا حج کرنا ضروری ہے:

آپ ﷺ نے حج کے دوران ایک آدمی کو کہتے سنا۔
﴿ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ ﴾ "میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں۔ پوچھا: ﴿ مَنْ شُبْرُمَةَ ﴾ یہ شبرمہ کون ہے؟
کہا: میرا بھائی یا میرا رشتے دار، آپ ﷺ نے فرمایا:
﴿ قَالَ : حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ ﴾ پہلے اپنا حج کر، پھر شبرمہ کی طرف سے کر لینا۔" (ابوداود:1,811)

عورت کا جہاد، حج مقبول ہے:

ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: "لیکن تمہارا اچھا اور خوبصورت جہاد، حج مقبول ہے۔"
حضرت عائشہؓ نے فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے، کبھی حج نہیں چھوڑتی۔ (صحیح بخاری:1,861)

............❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖............

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "